

O‘ZBEKISTON RESPUBLIKASI
OLIY TA’LIM, FAN VA INNOVATSIYA VAZIRLIGI
TOSHKENT DAVLAT SHARQSHUNOSLIK
UNIVERSITETI

ZAKIROVA UMIDA ISMATOVNA

URDU TILINI O‘RGANISH BO‘YICHA YO‘RIQNOMA

O‘quv-uslubiy qo‘llanma

Toshkent – 2023

Zakirova Umida. Urdu tilini o‘rganish bo‘yicha yo‘riqnoma (o‘quv-uslubiy qo‘llanma). – Toshkent, 2023

Bakalavriyat bosqichining boshlang'ich va yuqori o'rta darajadagi talabalarini o'qitish uchun taqdim etilayotgan ushbu o'quv-uslubiy qo'llanma til tizimining atroflicha va aniq manzarasini to'liq yoritib beradi. O'quv qo'llanmada Pokiston va Hindiston yozuvchilarining hikoyalari va sohaga oid matnlardan foydalanildi. Kitobda matn, urducha-o'zbekcha lug'at, mavzu yuzasidan savol va topshiriqlar taqdim qilingan.

Mazkur o'quv qo'llanma Toshkent davlat sharqshunoslik universitetining 60220100 – Filologiya va tillarni o'qitish (urdu tili), hamda 60220300 – Sharq sivilizatsiyasi va tarixi yo'nalishlarida tahsil olayotgan talabalar uchun mo'ljallangan bo'lib, talabalarga nafaqat tildagi so'z boyligini kengaytirishga xizmat qiladi, balki nutq va muloqot madaniyatini oshirish uchun ham mos keladi. Ushbu o'quv-uslubiy qo'llanma o'quv dasturi asosida tuzilgan.

Mas'ul muharrir:

Muhibova U.U.

filologiya fanlari doktori, professor

Taqrizchilar:

Abdurahmonova M.H.

filologiya fanlari nomzodi, prof.

Nurmarov S.S.

filologiya fanlari nomzodi, dots.

Mazkur o'quv-uslubiy qo'llanma Toshkent davlat sharqshunoslik universitetining O'quv-uslubiy kengashi tomonidan nashrga tavsiya qilingan (2023-yil 18-fevraldagi 7 - sonli majlis bayonnoma).

© Toshkent davlat sharqshunoslik universiteti, 2023 yil.

SO‘Z BOSHI

Til o‘rganish insonga dunyoni kengaytiradi, chunki har bir tilda bitilgan manbalar – bir olam haqiqatlar manbaidir. Til o‘rgangan kishi yangi haqiqatlar olamini o‘ziga kashf etadi. Tilni yaxshi bilish bu tillarda yozilgan manbalarga yo‘l ochilishidir.

Mamlakatimiz o‘z ozodligiga erishishi bilan ko‘p masalalar qatorida xorijiy tillarni o‘rganish ham nechog‘lik zarurligi ayon bo‘lib qoldi. Bu haqida davlatimiz Prezidenti O‘zbekiston Respublikasining Oliy Majlisining IX sessiyasida so‘zlagan nutqida shunday ta’kidlagan: “Hozirgi paytda xorijiy tillarni o‘rganish va o‘rgatishga yurtimizda katta ahamiyat berilmoqda. Bu ham albatta bejiz emas. Bugun jahon hamjamiyatidan o‘ziga munosib o‘rin egallashga intilayotgan mamlakatimiz uchun chet ellik sheriklarimiz bilan hamjihatlikda hamkorlikda o‘z buyuk kelajagini qurayotgan xalqimiz uchun xorijiy tillarni mukammal bilishning ahamiyatini baholashning hojati yo‘qdir”. (Barkamol avlod – O‘zbekiston taraqqiyotining poydevori: T.1997 y. 8-9 b.)

Mamlakatimizda ko‘pgina xorijiy tillar qatorida urdu tiliga ham alohida urg‘u berilmoqda. 2022-yilning 1-mart kuni O‘zbekiston va Pokiston o‘rtasidagi diplomatik aloqalar o‘rnatilganligining 30 yilligi munosabati bilan o‘tkazilgan tadbirlar doirasida Toshkent davlat sharqshunoslik universitetida “Urdu tili, adabiyoti, Pokiston tarixi va madaniyati” kafedrası ochildi va hozirda faoliyat yuritmoqda. Bu o‘quvchi-talaba yoshlarga urdu tilidagi o‘quv qo‘llanma va darsliklar yaratish zaruratini yuzaga keltirdi. Ushbu o‘quv-uslubiy qo‘llanmaga kiritilgan matnlar mavzularining xilma-xilligi, tilining sodda va murakkabligi jihatidan ajralib turadi. Bunda talabalar o‘zlarining bilim darajalari va qiziqishlaridan kelib chiqib, matnlarni tanlash huquqiga ega bo‘ladilar.

Mazkur o‘quv qo‘llanmani tuzishda “Panchatantra”, Shayx Sa’diyning “Gulistan ki kahaniyan” hikoyalar to‘plami, Pokiston va Hindistonda nashr bo‘lgan urdu tilidagi matnlar to‘plamidan foydalanildi. Matnlar mavzulari turli sohalarga, jumladan, hind madaniyati, odob-ahloq, ta’lim-tarbiya, tarixiy voqealar, atrof-muhit, hayvonot olamiga oid matn va hikmatli so‘zlardan iborat. Kitobda matn, urducha-o‘zbekcha lug‘at, mavzu yuzasidan savol va topshiriqlar taqdim qilingan.

Bu kitob urdu tiliga qiziquvchilar uchun ham o‘quv-uslubiy qo‘llanma bo‘ladi, deb umid qilamiz.

ہماری تہذیب



ہمارا ملک ہندوستان بڑا ملک ہے۔ یہاں جو لوگ رہتے ہیں ان کے مذہب، زبانیں، رنگ روپ، لباس، کھانا پینا اور رسم و رواج اگرچہ سب ایک دوسرے سے الگ ہیں مگر سب مل جل کر رہتے ہیں۔ یہ ایک ایسے چمن کی طرح ہے، جس میں رنگ برنگ کے پھول اپنی بہار دکھا رہے ہوں۔ آپ جانتے ہی ہیں کہ ایسا چمن کتنا خوب صورت نظر آتا ہے۔ ہندوستان بھی ایسا ہی خوب صورت چمن ہے۔ اس کی رنگ برنگی تہذیب ساری دنیا میں مشہور ہے۔

ہندوستان کے رہنے والوں میں میل جول اور پیار محبت کا جذبہ پیدا کرنے کی سب سے زیادہ کوشش صوفی سنتوں نے کی ہے۔ صوفیوں کی خانقاہیں سنتوں کی کٹیاں انسان دوستی اور بھائی چارے کے بڑے مرکز رہی ہیں۔ آج بھی اجیر شریف میں خواجہ معین الدین چشتی، پنجاب میں بابا فرید الدین گنج شکر اور دہلی میں حضرت نظام الدین اولیا کی درگاہیں ہندو مسلم اتحاد اور ملاپ کا نظارہ پیش کرتی ہیں۔ اسی طرح سنت کبیر داس اور گرو نانک کی تعلیمات سے بھی ہندوستان کی ملی جلی تہذیب پروان چڑھی۔

ہماری ملک میں ہندو، مسلم، سکھ اور عیسائی آپس میں بھائی بھائی کی طرح رہتے ہیں۔ یہاں کے تہوار ہولی، دیوالی، عید، بیساکھی اور کرسمس سب لوگ مل کر مناتے ہیں اور ایک دوسرے کی خوشیوں میں شریک ہوتے ہیں۔ ہماری اردو زبان ہندوستان کی ملی جلی تہذیب کی اچھی مثال ہے۔ اردو ہندوستان میں پیدا ہوئی۔ اسے بولنے، پڑھنے اور سمجھنے والے ہر مذہب کے لوگ ہیں۔ ان سبھی نے مل کر اس کے ادب کو مالا مال کیا ہے۔

ہندوستان کے دور دراز علاقوں کا سفر کیجئے تو ایسا لگتا ہے کہ اس ایک ملک میں کئی ملک آباد ہیں۔ اس کے پہاڑ، ندیاں، کھیت، میدان اور ریگستان، اس میں رہنے والوں کے رنگ روپ، رہن سہن، بولی ٹھولی اور طور طریقے ہمیں ایک ساتھ کئی ملکوں کی سیر کرا دیتے ہیں۔ کثرت میں وحدت یا انیکتا میں ایکتا اسی کو کہتے ہیں۔ ہماری ملی جلی تہذیب کا یہ پہلو بہت روشن اور خوب صورت ہے۔ ہمیں ہر وقت پر اپنی تہذیب کے اس رنگ کی حفاظت کرنی ہے۔

لغت

his-tuyg‘u

جذبہ

birdamlık

اتحاد

xonaqoh

خانقاہ

unmoq-o‘smoq

پروان چڑھنا

ko‘pchilik

کثرت

birlik

وحدت

tarqoqlik

انیکتا

hamjihatlik

ایکتا

Matnni yozma tarjima qiling.

Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matn nima haqida ekan?
2. Matnni o‘qib notanish fe’llarni aniqlang. Shu fe’llarning sinonim variantlarini lug‘atdan toping.
3. Shu fe’llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
4. Lug‘atda berilgan so‘zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- ہمارے ملک ہندوستان میں الگ الگ مذاہب کے ماننے والے اور مختلف زبانیں بولنے والے لوگ رہتے ہیں۔ لوگوں کے رسم و رواج، تہوار، لباس اور رہن سہن الگ الگ ہیں، پھر بھی آپس میں مل جل کر رہتے ہیں۔ اسی کو کثرت میں وحدت اور انیکتا میں ایکتا کہتے ہیں۔
- ہمارے ملک کی ملی جلی تہذیب کو پروان چڑھانے میں صوفی سنتوں کا بڑا اہم کردار ہے۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

- (1) ہندوستان کو خوب صورت چمن کیوں کہا گیا ہے؟
- (2) ملک کی تہذیب کو پروان چڑھانے والے صوفی سنتوں کے نام بتائیے۔
- (3) اردو زبان کس چیز کی اچھی مثال ہے؟
- (4) اردو زبان کہاں پیدا ہوئی؟
- (5) انیکتا میں ایکتا کا کیا مطلب ہے؟
- (6) ملک میں منائے جانے والے چند تہواروں کے نام لکھیے۔

خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

- (1) ہمارے ملک میں ہندو، مسلم، سکھ اور عیسائی آپس میں..... کی طرح رہتے ہیں۔
- (2) ہماری اردو زبان ہندوستان کی ملی جلی تہذیب کی اچھی..... ہے۔
- (3) اردو..... میں پیدا ہوئی۔
- (4) ہمیں ہر وقت پرانی تہذیب کے اس رنگ کی..... کرنی چاہیے۔
- (5) ہمارا ہندوستان ایک بڑا..... ہے۔

تعلیمات تعلیم کی جمع ہے۔ اسی طرح "ا" اور "ت" لگا کر نیچے دیے ہوئے لفظوں سے جمع بنائیے:

واحد	جذبہ	حضرت	انتظام	احسان	مکان
جمع					

"الف" اور "ب" کے صحیح جوڑ ملا کر جملے مکمل کیجیے:

الف	ب
رسم و رواج اگرچہ سب ایک دوسرے	اور کر سمس سب لوگ مل کر مناتے ہیں۔
صوفیوں کے خانقاہیں اور سنتوں کی کٹیاں	ملی جلی تہذیب کی اچھی مثال ہے۔
یہاں کے تہوار ہولی، دیوالی، عید، بیساکھی	بہت روشن اور خوب صورت ہے۔
ہماری اردو زبان ہندوستان کی	انسان دوستی اور بھائی چارے کے بڑے مرکز رہی ہیں
ہماری ملی جلی تہذیب کا یہ پہلو	سے الگ ہیں مگر سب مل جل کر رہتے ہیں۔

ان لفظوں کے متضاد لکھیے:

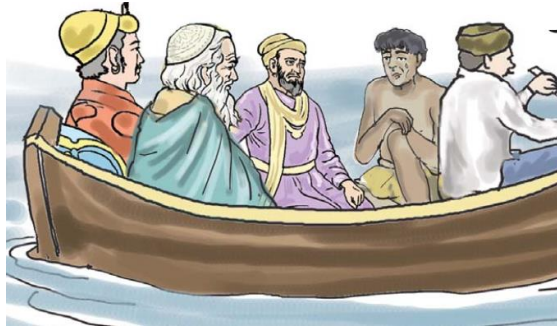
دوستی	بہار	خوشی	خوب صورت	ایکتا	روشن	آباد	زیادہ
-------	------	------	----------	-------	------	------	-------

پاؤں یا جوتا (شیخ سعدی کی حکایتیں)



میں نے کبھی قسمت کی خرابی یا آسمان کی سختی کی شکایت نہیں کی۔ ایک بار ایسا ہوا کہ میں ننگے پاؤں تھا اور جوتا بھی نہیں خرید سکتا تھا۔ اسی غم میں میں کوفہ کی مسجد میں داخل ہوا۔ وہاں میں نے ایک آدمی کو دیکھا جس کے پاؤں ہی نہیں تھے۔ میں نے خدا کی نعمت کا شکر ادا کیا اور اپنے پاس جوتا نہ ہونے پر صبر کیا۔

آرام کی قدر



ایک بادشاہ غلام کے ساتھ کشتی میں بیٹھا تھا۔ غلام نے اس سے پہلے کبھی دریانہ دیکھا تھا۔ کشتی کا سفر بھی نہیں کیا تھا۔ اس کے جسم میں کپکپی شروع ہو گئی۔ ڈر کے مارے اس نے رونا دھونا شروع کر دیا۔ اس کے اس رویے پر بادشاہ کو تکلیف ہوئی۔ اسے چپ کرنے کے لیے کوئی تدبیر سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔ اس کشتی میں ایک دانا بھی تھا۔ اس نے بادشاہ سے کہا کہ اگر آپ حکم دیں تو اسے چپ کر دوں۔ بادشاہ نے کہا کہ بڑی مہربانی ہوگی۔ اس دانا کے اشارے پر ملازموں نے غلام کو دریا میں پھینک دیا۔ جب وہ چند غوطے کھا چکا تو اس کے بالوں کو پکڑ کر کشتی کی طرف لے آئے۔ اس نے کشتی کے پچھلے حصے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا اور پھر کشتی کے ایک کونے میں دبک کر

بیٹھ گیا۔ بادشاہ کو یہ تدبیر بہت پسند آئی۔ دانا سے بادشاہ نے پوچھا کہ اس میں کیا حکمت تھی؟ دانا نے کہا کہ اس نے کبھی ڈوبنے کی تکلیف نہیں اٹھائی تھی اور کشتی کے آرام کو نہیں جانتا تھا۔ آرام کی قدر وہی جان سکتا ہے جو مصیبت جھیل چکا ہو۔

ایک علم اور ملاح



ایک عالم کشتی میں سوار ہوا۔ گرامر (قواعد) جاننے پر اسے بہت گھمنڈ تھا۔

اس نے ملاح سے پوچھا "اے ملاح! کیا تو گرامر جانتا ہے؟"

ملاح نے کہا، "نہیں۔"

عالم نے کہا "افسوس، تیری آدھی عمر برباد ہو گئی۔" یہ سن کر ملاح کو دکھ بھی ہوا اور غصہ بھی آیا مگر وہ اس وقت خاموش رہا۔ تھوڑی دیر بعد تیز ہوا کے جھکڑ سے کشتی بھنور میں پھنس گئی۔

اس وقت ملاح نے بلند آواز سے کہا "کیوں صاحب! آپ کو تیرنا بھی آتا ہے؟"

عالم نے کہا "نہیں مجھے تو تیرنا نہیں آتا۔"

ملاح بولا "افسوس، آپ کی تو ساری عمر بے کار گئی، کیوں کہ کشتی اب ڈوبنے والی ہے۔"

لغت

ne'mat

نعمت

yalang'oyoq

ننگے پاؤں

qul	غلام
titrash, qaltirash	کپکپی
imkon	تدبیر
qayiq	کشتی
donishmand	دانا
uloqtirib yubormoq	چھینک دینا
sho‘ng‘imoq	غوطہ کھانا
cho‘kmoq	ڈوبنا
boshdan kechirmoq	جھیلنا
o‘ziga bino qo‘yish	گھمنڈ ہونا
<i>bu yerda:</i> qayiqchi	ملاح
kuchli shamol zarbidan	تیز ہوا کے جھکڑ سے

Matnni yozma tarjima qiling.

Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matnni o‘qib notanish fe’llarni aniqlang. Shu fe’llarning sinonim variantlarini lug‘atdan toping.
2. Shu fe’llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
3. Lug‘atda berilgan so‘zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- پہلی حکایت میں یہ بتایا گیا ہے کہ آدمی کو ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اور جب کبھی کسی پریشانی یا مصیبت کا سامنا ہو تو اس پر افسوس کرنے کے بجائے اپنے سے زیادہ پریشان حال لوگوں کو دیکھ کر صبر کرنا چاہیے۔
- دوسری حکایت میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ آرام کی اہمیت وہی سمجھ سکتا ہے جس نے کوئی مصیبت اٹھائی ہو۔ آپ نے دیکھا کہ غلام کشتی میں بیٹھ کر ڈر کے مارے کانپ رہا تھا اور شور مچا رہا تھا۔ جب اسے پانی میں پھینک دیا گیا تو اسے کشتی میں آکر آرام کا اندازہ ہوا۔
- تیسری حکایت سے یہ سبق ملتا ہے کہ آدمی کو کسی ایک علم یا فن میں کمال حاصل ہو جانے پر غرور نہیں کرنا چاہیے۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

- (1) کونے کی مسجد میں جب وہ شخص گیا تو اس نے کیا دیکھا؟
- (2) اس شخص نے اپنے پاس جو تانہ ہونے پر کیوں صبر کیا؟
- (3) غلام کیوں رونے دھونے لگا؟
- (4) کشتی پر بیٹھے دانانے غلام کو کیسے چپ کرایا؟
- (5) عالم نے ملاح سے کیا پوچھا؟
- (6) ملاح کو عالم کی کس بات سے دکھ ہوا اور غصہ بھی آیا؟

خالی جگہوں کو صحیح لفظوں سے پر کیجیے:

- (1) اسی غم میں میں..... کی مسجد میں داخل ہوا۔ (جذہ / کوفہ)
- (2) میں نے خدا کی..... کا شکر ادا کیا۔ (نعمت / برکت)
- (3) غلام نے اس سے پہلے کبھی..... نہ دیکھا تھا۔ (دریا / پانی)

(4) ڈر کے مارے اس نے..... شروع کر دیا۔ (ہنسنا گانا / رونادھونا)

(5) عالم نے کہا "افسوس، تیری..... عمر برباد ہو گئی"۔ (ساری / آدھی)

(6) تیز ہوا کے جھکڑ سے کشتی بھنور میں..... گئی۔ (نکل / پھنس)

ان لفظوں سے جملے بنائیے:

مسجد، صبر، زنجیر، انعام، کشتی، جوتا، آسمان

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کے متضاد لکھیے:

الف	سختی	آدھی	برباد	دکھ	بادشاہ	تکلیف	دانا	پسند
ب								

نیچے لکھے ہوئے جملے کس نے کس سے کہے؟

اے ملاح! کیا تو گرامر جانتا ہے؟	کیوں صاحب! آپ کو تیرنا بھی آتا ہے؟
اس نے بادشاہ سے کہا کہ اگر آپ حکم دیں تو اسے چپ کر دوں۔	بادشاہ نے پوچھا کہ اس میں کیا حکمت تھی؟

بد شکل شہزادے کی سمجھ داری (گلستاں کی کہانی۔۔۔ شیخ سعدی کی حکایتیں)



ایک شہزادہ بد صورت تھا اور اس کا قد بھی چھوٹا تھا۔ اس کے دوسرے بھائی نہایت خوبصورت اور اچھے ڈیل ڈول کے تھے۔ ایک بار بادشاہ نے بد صورت شاہزادے کی طرف ذلت اور نفرت کی نظر سے دیکھا۔ شہزادہ نے اپنی ذہانت سے باپ کی نگاہ کو تاڑ لیا اور باپ سے کہا ”اے ابا جان! سمجھ دار ٹھگنا لمبے بیوقوف سے اچھا ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ جو چیز دیکھنے میں بڑی ہے وہ قیمت میں بھی زیادہ ہو۔ دیکھیے ہاتھی کتنا بڑا ہوتا ہے، مگر حرام سمجھا جاتا ہے اور اس کے مقابلہ میں بکری کتنی چھوٹی ہے مگر اس کا گوشت حلال ہوتا ہے۔“

ساری دنیا کے پہاڑوں کے مقابلہ میں طور بہت چھوٹا پہاڑ ہے لیکن خدا کے نزدیک اس کی عزت اور مرتبہ بہت زیادہ ہے (کیونکہ حضرت موسیٰؑ نے اس پہاڑ پر خدا کا نور دیکھا تھا) کیا آپ نے سنا ہے کہ ایک دبلے پتلے عقلمند نے ایک بار ایک موٹے بیوقوف سے کہا تھا کہ اگر عربی گھوڑا کمزور ہو جائے تب بھی وہ گدھوں سے بھرے ہوئے پورے اصطبل سے اچھا اور طاقتور ہوتا ہے۔

بادشاہ شہزادے کی بات سن کر مسکرایا، تمام امیر اور وزیر خوش ہوئے اور اس کی بات سب کو پسند آئی۔ لیکن شہزادے کے دوسرے بھائی اس سے جل گئے اور رنجیدہ ہوئے۔

جب تک انسان اپنی زبان سے بات نہیں کرتا ہے اس وقت تک اس کی اچھائیاں اور بُرائیاں ڈھکی چھپی رہتی

ہیں۔

ہر جنگل کو دیکھ کر یہ خیال نہ کرو کہ وہ خالی ہوگا، تمہیں کیا خبر کہ اس میں کہیں شیر سوراہو۔

میں نے سنا ہے کہ اسی زمانے میں بادشاہ کو ایک زبردست دشمن کا سامنا کرنا پڑا۔ جب دونوں طرف کی فوجیں آمنے سامنے آئیں اور لڑائی شروع کرنے کا ارادہ کیا تو سب سے پہلے جو شخص لڑنے کے لیے میدان میں نکلا وہی بد صورت شہزادہ تھا۔ اور اس نے پکار کر کہا: میں وہ آدمی نہیں ہوں کہ تم لڑائی کے دن میری پیٹھ دیکھ سکو۔ میں ایسا بہادر ہوں کہ تم میرا سر خاک اور خون میں لتھڑا ہوا دیکھو گے، یعنی میں دشمن سے لڑتے لڑتے جان دے دوں گا مگر ہمت نہ ہاروں گا! جو لوگ خواہ مخواہ لڑائی پر آمادہ ہوتے ہیں وہ خود اپنے خون سے کھلتے ہیں یعنی مفت جان گناتے ہیں اور جو لڑائی کے میدان سے بھاگ جاتے ہیں وہ پوری فوج کے خون سے کھلتے ہیں!

یہ کہہ کر شہزادے نے دشمن کی فوج پر بہت سخت حملہ کیا اور کئی بڑے بڑے بہادروں کو قتل کر دیا۔ جب باپ کے سامنے آیا تو آداب بجالایا اور کہا:

اے ابا جان! آپ نے میرے دبلے پتلے کمزور جسم کو ذلت کی نگاہ سے دیکھا اور ہر گز میرے ہنر کی قیمت کو نہ سمجھا۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ پتلی کمر والا گھوڑا ہی لڑائی کے میدان میں کام آتا ہے آرام اور آسائش میں پلا ہوا موٹا تازہ بیل کام نہیں آسکتا!

کہتے ہیں دشمن کی فوج بہت زیادہ تھی اور شہزادے کی طرف سپاہیوں کی تعداد کم تھی کچھ نے بھاگنے کا ارادہ کیا، شہزادے نے ان کو لکڑا اور کہا اے بہادرو! کوشش کرو اور دشمن کا مقابلہ کرو، یا پھر عورتوں کا لباس پہن لو۔ اس کی بات سن کر سپاہیوں کی ہمت بڑھ گئی اور سب دشمن کی فوج پر ٹوٹ پڑے اور اس کو مار بھگایا اور دشمن پر اسی دن فتح حاصل کی۔ بادشاہ نے شہزادے کو پیار کیا اور اپنی گود میں بٹھایا۔ اور روز بروز اس سے محبت بڑھنے لگی اور اس کو اپنا ولی عہد بنایا۔ دوسرے بھائیوں نے یہ حال دیکھا تو حسد کی آگ میں جلنے لگے اور ایک دن بد شکل شہزادے کے کھانے میں زہر ملا دیا۔ اس کی بہن نے کھڑکی سے دیکھ لیا اور شہزادے کو خبردار کرنے کے لیے کھڑکی کے دروازے زور سے بند کیے۔ شہزادہ اس کی آواز سے چونک پڑا اور اپنی ذہانت سے سمجھ گیا کہ دال میں کچھ کالا ہے، کھانا چھوڑ دیا اور کہنے لگا، یہ تو نہیں ہو سکتا ہے کہ بے ہنر لوگ زندہ رہیں اور ہنر مند مر جائیں۔

اگر ہما دنیا سے ختم ہو جائے، تب بھی کوئی شخص اللہ کے سایہ میں آنا پسند نہ کرے گا!

باپ کو اس واقعہ کی اطلاع دی گئی تو اس نے شہزادے کے سب بھائیوں کو بلایا ان کو مناسب سزا دی۔ اس کے بعد ہر ایک کو اپنے ملک کا ایک ایک حصہ دے دیا۔ تاکہ آپس میں جھگڑا فساد نہ کریں۔ اس طرح یہ فتنہ اور فساد ختم ہوا۔ سچی بات یہ ہے کہ دو فقیر ایک کمرے میں آکر آرام سے لیٹ سکتے ہیں لیکن دو بادشاہ ایک ملک میں نہیں رہ سکتے:

اللہ کا ایک بندہ آدمی روٹی کھا لیتا ہے اور آدمی دوسرے بھوکے شخص کو دے دیتا ہے، مگر ایک بادشاہ کا یہ حال ہوتا ہے کہ اگر دنیا کے بڑے حصے پر قبضہ کر لے تب بھی اس کو باقی دنیا پر قبضہ کرنے کی فکر سوار رہتی ہے!

لغت

bo'y-bast	ڈیل ڈول
aql-idrok, zukkolik	ذہانت
fahmlamoq	تاڑنا
aldab shilib ketmoq	ٹھگنا
otxona	اصطبل
xafo bo'lmoq	رنجیدہ ہونا
oshkor qilmaslik	ڈھکا چھپا رہنا
qonga belangan	خون میں لتھڑا ہوا
da'vat etmoq	لکارنا
xabar bermog	اطلاع دینا

Matnni yozma tarjima qiling**Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:**

1. Matnni o'qib notanish fe'llarni aniqlang. Shu fe'llarning sinonim variantlarini lug'atdan toping.
2. Shu fe'llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
3. Lug'atda berilgan so'zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- جب تک انسان اپنی زبان سے بات نہیں کرتا ہے اس وقت تک اس کی اچھائیاں اور بُرائیاں ڈھکی چھپی رہتی ہیں۔
- ضروری نہیں ہے کہ جو چیز دیکھنے میں بڑی ہے وہ قیمت میں بھی زیادہ ہو۔
- سچی بات یہ ہے کہ دو فقیر ایک کمبل اوڑھ کر آرام سے لیٹ سکتے ہیں لیکن دو بادشاہ ایک ملک میں نہیں رہ سکتے۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

- (1) کیوں بادشاہ کو اس کا ایک بیٹا پسند نہیں تھا؟
- (2) بیٹے نے اپنے باپ سے کیا کہا تھا؟
- (3) ایک زمانے میں بادشاہ کو کس کا سامنا کرنا پڑا؟
- (4) کونسے شہزادے نے دشمن کی فوج پر بہت سخت حملہ کیا اور کئی بڑے بڑے بہادروں کو قتل کر دیا؟
- (5) بادشاہ نے ہر ایک بیٹے کو اپنے ملک کا ایک ایک حصہ کیوں دے دیا؟

آرام کی قدر مصیبت کے بعد ہوتی ہے
(گلستاں کی کہانی۔۔۔ شیخ سعدی کی حکایتیں)



ایک بار کوئی بادشاہ اپنے نئے جاہل غلام کے ساتھ کشتی میں بیٹھا۔ اس غلام نے کبھی دریا نہیں دیکھا تھا اور نہ اس کو کشتی پر سوار ہونے کا تجربہ تھا۔ اس نے رونا پٹنا شروع کر دیا اور خوف سے اس کا بدن کانپنے لگا۔ اسے نرمی کے ساتھ سمجھایا گیا اور ہر طرح اطمینان دلایا گیا لیکن وہ خاموش نہیں ہوا۔ اس کے رونے کی وجہ سے بادشاہ کی طبیعت مکدر ہو گئی اور سیر و تفریح کا لطف ختم ہو گیا۔ کسی کی سمجھ میں نہ آیا کہ اسے کس طرح خاموش کریں۔ اس کشتی میں ایک عقل مند آدمی بیٹھا تھا اس نے بادشاہ سے کہا۔ اگر آپ حکم دیں تو میں ایک ترکیب سے اس کو چپ کر ادوں۔ بادشاہ نے جواب دیا۔ آپ کی بہت مہربانی اور احسان ہو گا۔

اس عقل مند آدمی نے دوسرے ملازموں کو حکم دیا کہ غلام کو دریا میں ڈال دو۔ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ اس نے جیسے ہی پانی میں چند غوطے کھائے اس کے سر کے بال پکڑ کر کشتی کے پاس لائے اور اس کے دونوں ہاتھ باندھ کر کشتی کے پتوار میں لٹکا دیا۔ جب وہ پانی سے باہر نکالا گیا تو کشتی کے ایک گوشہ میں خاموش بیٹھ گیا۔ بادشاہ کو تعجب ہوا۔ عقل مند آدمی سے پوچھا۔ بھلا اس میں کیا حکمت تھی کہ غوطہ کھانے اور تکلیف اٹھانے کے بعد وہ خاموش ہو گیا۔ اس نے کہا۔ اس نے کبھی ڈوبنے کا مزہ نہیں چکھا تھا اور نہ اس کو کشتی میں آرام اور اطمینان سے بیٹھنے کی قدر معلوم تھی۔ جان کی حفاظت اور اطمینان کی قدر وہی جانتا ہے جو کبھی کسی مصیبت میں پھنس چکا ہو۔

جس کا پیٹ بھرا ہوتا ہے اس کو جو کی روٹی اچھی نہیں معلوم ہوتی۔ جو چیز ایک شخص کو بُری نظر آتی ہے وہی دوسرے کو بھلی لگتی ہے۔ جو شخص کسی دوست کے آنے کا انتظار کر رہا ہو اس کی طبیعت بے چین و پریشان رہتی ہے اور جس کا عزیز یا دوست اس کے پاس ہو اس کو انتظار کی تکلیف کا احساس نہیں ہوتا۔ دونوں کی حالت میں فرق ہے !

سب انسان ایک دوسرے کے بھائی ہیں
(گلستاں کی کہانی۔۔۔ شیخ سعدی کی حکایتیں)



ایک بار میں دمشق کی جامع مسجد کے اندر حضرت یحییٰؑ کی قبر کے سرہانے بیٹھا ہوا تھا۔ اتفاق سے عرب کے ایک ملک کا بادشاہ وہاں زیارت کے لیے آیا۔ وہ بادشاہ نا انصافی میں مشہور تھا۔ پہلے اس نے نماز ادا کی۔ پھر خدا سے دعا مانگی کیونکہ مال دار اور فقیر سب خدا کے بندے ہیں اور اس کے نزدیک سب برابر ہیں۔ جو دنیا میں زیادہ دولت مند ہیں وہ خدا کے یہاں سب سے زیادہ محتاج ہیں!

اس کے بعد اس بادشاہ نے میری طرف دیکھا اور کہنے لگا آپ درویش ہیں اور سب کے فائدے کا خیال رکھتے ہیں آپ کا نیک عمل اور سچائی خدا پسند کرتا ہے۔ آپ میرے لیے دعا کریں۔ میں اس زمانے میں ایک بڑے دشمن کے ہاتھوں پر خطرہ میں ہوں۔ میں نے جواب دیا کہ تم اپنی کمزور رعایا پر رحم کرو تا کہ طاقتور دشمن سے تم کو تکلیف نہ پہنچے یا درکھو کہ جو شخص گرے پڑے مصیبت کے مارے ہوئے لوگوں پر مہربانی نہیں کرتا، شاید اس کو یہ ڈر نہیں ہوتا کہ اس کی مصیبت میں بھی کوئی اس کا ساتھ نہ دے گا!

جو برائی کا بیج بو کر اچھائی کی امید کرتا ہے وہ اپنا دماغ خراب کرتا ہے آدم کی اولاد یعنی تمام انسان ایک دوسرے کے ساتھ ایسا تعلق رکھتے ہیں جیسے ایک جسم کے اعضاء ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ جب بدن

کے کسی ایک حصے میں درد ہوتا ہے تو سارا جسم بے چین ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب ایک انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو سب انسانوں کو بے چین ہو جانا چاہیے!

لغت

qul	غلام
qaltiramoq	کانپنا
tinchlantirilmoq	اطمینان دلانا
sabr kosasi to'imoq	مکدّر ہونا
osib qo'yimoq	لٹکا
tatib ko'rmoq	چکھنا
arpa unidan tayyorlangan non	جَو کی روٹی
his-tuyg'u	احساس
bosh tomon	سرہانا
namoz o'qimoq	نماز ادا کرنا
biror hokimning qaramog'idagi omma, xalq	رعایا
yordam bermoq	ساتھ دینا
urug' ekmoq	بیج بونا

Matnni yozma tarjima qiling.**Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:**

1. Matnni o'qib notanish fe'llarni aniqlang. Shu fe'llarning sinonim variantlarini lug'atdan toping.
2. Shu fe'llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
3. Lug'atda berilgan so'zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- جس کا پیٹ بھرا ہوتا ہے اس کو جو کی روٹی اچھی نہیں معلوم ہوتی۔
- جان کی حفاظت اور اطمینان کی قدر وہی جانتا ہے جو کبھی کسی مصیبت میں پھنس چکا ہو۔
- جو دنیا میں زیادہ دولت مند ہیں وہ خدا کے یہاں سب سے زیادہ محتاج ہیں۔
- جو شخص گرے پڑے مصیبت کے مارے ہوئے لوگوں پر مہربانی نہیں کرتا، شاید اس کو یہ ڈر نہیں ہوتا کہ اس کی مصیبت میں بھی کوئی اس کا ساتھ نہ دے گا۔
- ایک جسم کے اعضا ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ جب بدن کے کسی ایک حصے میں درد ہوتا ہے تو سارا جسم بے چین ہو جاتا ہے۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

- (1) ایک بار بادشاہ نے کس کے ساتھ کہاں بیٹھا؟
- (2) کشتی میں ایک عقل مند آدمی نے بادشاہ سے کیا کہا؟
- (3) کس نے کبھی ڈوبنے کا مزہ نہیں چکھا تھا اور نہ اس کو کشتی میں آرام اور اطمینان سے بیٹھنے کی قدر معلوم تھی؟

- (4) میں دمشق کی جامع مسجد کے اندر کس کی قبر کے سرہانے بیٹھا ہوا تھا؟

(5) اُتفاق سے کون وہاں زیارت کے لیے آیا؟

(6) خدا کے یہاں سب سے زیادہ محتاج کون ہیں؟

(7) بادشاہ نے درویش سے کیا کہنے لگا؟

(8) جو شخص گرے پڑے مصیبت کے مارے ہوئے لوگوں پر مہربانی نہیں کرتا، اس کی مصیبت میں اسے

کیا ہوگا؟

(9) تمام انسان ایک دوسرے کے ساتھ کیسے تعلق رکھتے ہیں؟

ظالم کے لیے فقیر کی دعا (گلستاں کی کہانی۔۔۔ شیخ سعدی کی حکایتیں)



ایک بار شہر بغداد میں ایک فقیر آیا جس کی دعا قبول ہو جاتی تھی۔ لوگوں نے تجاج کو یہ خبر پہنچائی (تجاج ایک بہت ظالم گورنر تھا) اس نے فقیر کو بلایا اور کہا آپ میرے لیے بھلائی کی دعا کریں۔ فقیر نے دعا کی کہ اے خدا اس کی جان لے لے، تجاج گھبرا گیا اور فقیر سے کہا۔ خدا کے لیے یہ نہ کہو۔ یہ کیسی دعا ہے جو تم نے مانگی ہے۔ فقیر نے جواب دیا۔ یہ دعا تیرے لیے بہت اچھی ہے اور تمام مسلمانوں کے لیے۔

اے کمزوروں کوستانے والے طاقتور آدمی! بھلا یہ ظلم کا بازار کب تک گرم رہے گا۔ بادشاہی تیرے کس کام آئے گی۔ تم لوگوں کو ستاتے ہو اس لیے تمہارا مرنا ہی اچھا ہے!

(فقیر نے تجاج کے لیے یہ دعا اس لیے کی تھی کہ اس کے مرجانے سے ہزاروں آدمی اس کے ظلم سے نجات پائیں گے اور خود اس کے گناہ کم ہوں گے جو اس کے لیے اچھا ہے)۔

ظالم کا سو جانا جاگنے سے بہتر ہے
(گلستاں کی کہانی۔۔۔ شیخ سعدی کی حکایتیں)



ایک ظالم بادشاہ نے ایک نیک اور عبادت کرنے والے بزرگ سے پوچھا۔ کون سی عبادت سب سے اچھی ہے؟ اس بزرگ نے جواب دیا۔ تمہارے لیے دوپہر کو سو جانا سب سے اچھی عبادت ہے تاکہ تم اس تھوڑے وقت میں لوگوں کو نہ ستاؤ۔

میں نے ایک ظالم شخص کو دوپہر کے وقت سوتے ہوئے دیکھا تو میری زبان سے نکلا کہ یہ فتنہ ہے اس کا سو جانا ہی اچھا ہے۔

جس شخص کا سو رہنا جاگنے سے اچھا ہو اس کے لیے ایسی بُری زندگی سے مر جانا بہتر ہے!

لغت

yaxshilik

بھلائی

qo‘rqib ketmoq

گھبرانا

azob bermog

ستانا

bu yerda: davom etmoq

گرم رہنا

Matnni yozma tarjima qiling**Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:**

1. Matn nima haqida ekan?
2. Matnni o'qib notanish fe'llarni aniqlang. Shu fe'llarning antonim variantlarini lug'atdan toping.
3. Shu fe'llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
4. Lug'atda berilgan so'zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- ظالم گورنر کے مرجانے سے ہزاروں آدمی اس کے ظلم سے نجات پائیں گے اور خود اس کے گناہ کم ہوں گے جو اس کے لیے اچھا ہے۔

- جس شخص کا سورہنا جانے سے اچھا ہو اس کے لیے ایسی بُری زندگی سے مرجانا بہتر ہے!

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

- (1) کس کی دعا قبول ہو جاتی تھی؟
- (2) حجاج نے فقیر کو بلا کر کیا مانگا؟
- (3) ظالم گورنر کیوں گھبرا گیا؟
- (4) آپ کے خیال میں کون سی عبادت سب سے اچھی ہے؟
- (5) کس شخص کا سورہنا جانے سے اچھا ہے؟

اونٹ اور لومڑی



میرا ایک دوست اپنی پریشانی کی شکایت لے کر میرے پاس آیا اور کہنے لگا میری آمدنی کم ہے اور بال بچے بہت ہیں۔ مجھ میں فاقہ کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ کئی بار یہ سوچا کہ کسی دوسرے ملک میں چلا جاؤں تاکہ وہاں جس حال میں بھی گزر رہو گا کسی کو میرے بُرے بھلے کی خبر نہ ہوگی۔

بہت سے لوگ بھوکے سو جاتے ہیں اور کوئی نہیں جانتا یہ کون ہیں۔ بہتوں کی جان پر بن آئی مگر کوئی ان کے حال پر رونے والا نہ ہوا۔

پھر میں یہ سوچتا ہوں کہ دشمن میری ہنسی اڑائیں گے اور مجھے طعنہ دیں گے اور کہیں گے کہ اپنے بال بچوں کو بے سروسامانی میں چھوڑ گیا۔ یہ بات کوئی نہ کہے گا کہ بال بچوں ہی کے لیے محنت کر کے روپیہ کمانے گیا ہے۔ آپ جانتے ہیں میں علم حساب جانتا ہوں اگر آپ کے ذریعہ کوئی ملازمت مل جائے تو مجھے اطمینان حاصل ہو۔ میں زندگی بھر آپ کا احسان مانوں گا۔ میں نے اس سے کہا۔ اے میرے دوست! بادشاہ کی ملازمت دوزخ ہوتی ہے۔ ایک طرف روٹی ملنے کی امید ہے تو دوسرے طرف جان کا خطرہ۔ عقل مندوں کی رائے ہے کہ کسی امید پر جان کو خطرے میں ڈالنا عقل مندی نہیں ہے۔ یا تو پریشان حالی پر راضی ہو جاؤ یا پھر جان کو خطرے میں ڈالو۔

غریبی کی حالت میں کوئی تمہارے پاس زمین اور باغ کا ٹیکس لینے نہیں آئے گا۔ فقیر کے گھر سے کوئی کچھ مانگنے نہیں آتا۔ یا تو پریشانی اور تکلیف میں زندگی بسر کرو یا پھر بادشاہ کی ملازمت کی سختی برداشت کرو اور جان کو خطرے میں ڈالو۔

اس نے جواب دیا آپ نے جو باتیں کہی ہیں وہ میری حالت کے موافق نہیں ہیں اور نہ میرے سوال کا مناسب جواب ہیں۔ آپ جانتے ہیں جو ایمان داری سے حساب کتاب رکھتا ہے اس کا ہاتھ حساب دینے کے وقت کانپتا نہیں ہے۔ (یعنی جو بے ایمانی کرتا ہے وہی خوف سے کانپتا ہے)۔

اس سے خدا خوش ہوتا ہے۔ جو سیدھے راستے پر چلتا ہے وہ کبھی نہیں بھٹکتا ہے۔

عقل مندوں کا کہنا ہے کہ چار آدمی چار آدمیوں کے جانی دشمن ہوتے ہیں۔ ڈاکو بادشاہ کا دشمن ہوتا ہے اور چور چوکیدار کا، اور بُرے کام کرنے والا چغل خور کا اور نافرمان کو تو ال سے دشمنی رکھتا ہے۔ اور جن کا حساب صاف ہوتا ہے ان کو حساب دینے میں کوئی ڈر نہیں۔

بادشاہ کے دفتر کے کاموں میں لوگوں کے ساتھ سختی کا برتاؤ نہ کرو۔ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تم کو ملازمت سے علاحدہ کرانے کی کوشش کرنے والے تمہارے دشمن عاجز اور بے بس ہو جائیں تم اپنا حساب صاف رکھو اور کسی سے ہرگز خوف نہ کرو۔ ڈر تا وہ ہے جس کا حساب گندہ ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ دھوبی اسی کپڑے کو پتھر پر پٹکتا ہے جو میلا اور ناپاک ہوتا ہے۔



میں نے اپنے دوست کی باتیں سن کر اس سے کہا: اے دوست! تمہارا حال اس لوٹری جیسا ہے جو گرتی پڑتی بھاگ رہی تھی۔ کسی نے پوچھا: بی لوٹری! اتنا بدحواس ہو کر کیوں بھاگ رہی ہو۔ لوٹری نے جواب دیا: میں نے سنا ہے کہ اونٹوں کو بیکار میں پکڑا جا رہا ہے اس لیے میں بھی بھاگ رہی ہوں۔ ایک نے کہا: اے بے وقوف! تیرا اور اونٹ کا کیا جوڑ۔ کہاں تم کہاں اونٹ؟ یہ کیا بکواس کر رہی ہے۔

لوٹری نے کہا: چپ رہو، اگر حاسدوں نے دشمنی میں کہہ دیا کہ یہ لوٹری بھی اونٹ کا بچہ ہے تو مجھے پکڑ لیا جائے گا۔ پھر کون چھڑائے گا۔ جب تک چھان بین کی جائے گی تب تک میں قید خانے میں تڑپ تڑپ کر مر جاؤں گی۔ جب تک عراق سے تریاق لایا جائے گا تب تک سانپ کا ڈسا ہوا مر جائے گا۔ اے میرے دوست! یہ مانا کہ تم بہت ایمان دار اور عالم فاضل ہو لیکن اس کا کیا کیا جائے کہ عیب لگانے والے گھات میں بیٹھے ہیں۔ دشمن تاک لگائے ہیں۔ اگر تم کو بادشاہ کی ملازمت مل گئی تو دشمن چغل خوری کر کے اس کو تمہارے خلاف کر دیں گے اور تمہاری جان کے لالے پڑ جائیں گے۔ پھر کون دربار میں صفائی دیتا پھرے گا اس لیے میں بہتر سمجھتا ہوں کہ تم سرکاری ملازمت کا خیال بالکل چھوڑ دو اور جس حال میں ہو اسی میں خوش رہو۔ تم نے یہ تو سنا ہو گا کہ دریا میں غوطہ لگانے والے کے لیے بہت فائدے ہیں لیکن اپنی جان کی سلامتی چاہتے ہو تو کنارے ہی پر رہنے میں بہتری ہے۔ (غوطہ لگانے میں موتی بھی ملتے ہیں اور ڈوب مرنے کا اندیشہ بھی ہوتا ہے)

میرے دوست کو یہ باتیں ناگوار معلوم ہوئیں۔ اس کو غصہ آگیا۔ اس نے منہ پھیر لیا اور ناخوشی کی باتیں کرنے لگا اور کہا یہ کون سی عقل مندی کی باتیں ہیں جو آپ کر رہے ہیں۔ عقل مندوں نے کہا ہے کہ دوست وہ ہیں جو قید خانہ میں کام آئیں ورنہ دسترخوان پر تو دشمن بھی دوست معلوم ہوتے ہیں۔ اس شخص کو ہر گز دوست مت سمجھو جو آرام کے زمانے میں ساتھ ہو اور محبت اور دوستی کی ڈینگیں مارے۔ میں تو دوست اس کو سمجھتا ہوں جو پریشان حال اور عاجزی کے وقت اپنے دوست کی مدد کرے!

میں نے دوست کا رنگ بدلا ہوا دیکھا تو میں بادشاہ کے وزیر کے پاس گیا۔ اس سے بہت پرانی جان پہچان تھی۔ میں نے اس سے اپنے دوست کی سفارش کی۔ اس کی قابلیت کا ذکر کیا۔ وزیر نے ایک معمولی جگہ پر اس کا تقرر کر دیا۔ تھوڑے ہی دنوں میں اس نے اپنی ایمان داری اور محنت سے بہت ترقی حاصل کر لی۔ اس کے کام سے سب خوش تھے۔ رفتہ رفتہ ترقی کر کے بادشاہ کا قابلِ اعتماد مصاحب بن گیا۔ میں اس کو خوش حال دیکھ کر بہت خوش ہوا اور میں

نے کہا: کسی مشکل کام کے پیش آنے سے پریشان نہ ہو، جانتے ہو؟ آب حیات کا چشمہ اندھیرے میں ہے۔ یعنی تکلیف اٹھانے کے بعد ہی آرام نصیب ہوتا ہے۔ مصیبت اور بلا میں پھنسنے والے کو پریشان اور رنجیدہ نہ ہونا چاہیے بلکہ مصیبتوں پر صبر کرنا چاہیے، اللہ تعالیٰ کی بہت سے مہربانیاں ہیں جو ہم پر ہوتی ہیں مگر پتہ نہیں چلتا۔ صبر بہت کڑوا ہوتا ہے مگر اس کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔

کچھ دنوں بعد دوستوں کے ایک قافلہ کے ساتھ مجھے سفر پر جانے کا اتفاق ہوا۔ جب مکہ معظمہ کی زیارت کر کے واپس آرہا تھا تو وہ دوست شہر سے باہر میرے استقبال کے لیے آیا۔ میں نے اس کو پریشان حال پایا۔ فقیروں جیسا لباس پہنے ہوئے تھا۔ میں نے پوچھا یہ کیا حالت بنائی ہے اس نے کہا۔ جیسا آپ نے کہا تھا ویسا ہی ہوا۔ کچھ لوگ مجھ سے حسد کرنے لگے۔ مجھ پر بے ایمانی کا الزام لگایا۔ بادشاہ نے اس الزام کی چھان بین نہیں کی۔ پرانے ساتھیوں اور مخلص دوستوں نے ساتھ چھوڑ دیا کسی کو حق بات کہنے کی جرأت نہ ہوئی!

کیا آپ نے نہیں دیکھا ہے کہ لوگ بلند مرتبہ شخص اور حاکم کے سامنے اس کی تعریف کرتے ہیں اور سینہ پر ہاتھ باندھ کر ادب کے ساتھ اس کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور زمانہ کے الٹ پھیر میں وہ اپنے عہدہ اور مرتبہ سے محروم ہو جاتا ہے تو لوگ اس کے سر پر پاؤں رکھتے ہیں یعنی اس کی بے عزتی کرتے ہیں!

غرض یہ کہ میں طرح طرح کی تکلیفوں میں مبتلا رہا۔ ملازمت ختم ہوئی، قید خانہ میں پڑا رہا، اس ہفتہ میں حاجیوں کے قافلہ کی واپسی کی خوش خبری سن کر جو قیدی رہا ہوئے ہیں میں بھی انھیں میں سے ہوں، مجھ کو بھاری بیڑیوں اور ہتھکڑیوں سے نجات ملی اور میرا سامان مجھے واپس مل گیا۔

میں نے کہا تم نے اس وقت میری بات نہ مانی اور میرے سمجھانے کو بُرا خیال کیا۔ میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ بادشاہ کی ملازمت دریا کے سفر کی طرح خطرناک بھی ہے اور فائدہ مند بھی۔ یا تو تم کو خزانہ ملے گا یا پھر کسی گورکھ دھندہ میں پھنس کر جان سے ہاتھ دھونا پڑے گا!

تجارت کے لیے سمندر میں سفر کرنے والا تاجر یا تو دونوں ہاتھوں سے دولت سمیٹ کر اپنا دامن بھر لیتا ہے (یعنی تجارت سے بہت نفع حاصل کرتا ہے) یا سمندر کی لہر اس کے مردہ جسم کو کنارے پھینک دیتی ہے!

اس سے زیادہ بُرا بھلا کہنا مناسب نہیں معلوم ہوا اور اس کے زخموں پر نمک چھڑکنا اچھا نہیں لگا۔ صرف ایک مختصر بات کہہ دی کہ کیا تو یہ نہیں جانتا ہے کہ جو نصیحت کی پرواہ نہیں کرتا ہے وہ مصیبت میں پھنس جاتا ہے اور اس کے پاؤں میں بیڑیاں پڑ جاتی ہیں۔ اگر تم میں ڈنک کی تکلیف برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہے تو بجھو کے سوراخ میں انگلی مت ڈالو۔

(یعنی جو آرام کی خواہش کرے اسے تکلیف برداشت کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے!)

لغت

kirim, tushum, daromad

آمدنی

och-nahor yurmoq

فاقہ کرنا

ishi yurishmoq

بن آنا

birovning ustidan kulmoq

ہنسی اڑانا

ayblamoq

طعنہ دینا

yoqchilik

بے سروسامانی

xizmat

ملازمت

soliq

ٹیکس

qaltiramoq

کانپنا

adashmoq

بھٹکنا

qaroqchi	ڈاکو
qorovul	چوکیدار
g'iybatchi	چغل خور
mirshab	کوٹوال
es-hushini yo'qotgan	بدحواس
aljiramoq	بکواس کرنا
qutqarmoq	چھڑانا
g'avvos, sho'ng'uvchi	غوطہ لگانے والا
tavsiya qilmoq	سفارش کرنا
tayinlamoq	تقرر کرنا
karvon	قافلہ
ayblamoq	الزام لگانا
kishan	بیڑیاں
qo'l kishani	ہتھکڑیاں
dengiz to'lqini	سمندر کی لہر

yarasiga tuz sepmoq

زخموں پر نمک چھڑکنا

nish (mas. hasharot)

ڈنک

Matnni yozma tarjima qiling.

Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matn nima haqida ekan?
2. Matnni o'qib notanish fe'llarni aniqlang. Shu fe'llarning antonim variantlarini lug'atdan toping.
3. Shu fe'llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
4. Lug'atda berilgan so'zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- عقل مندوں کی رائے ہے کہ کسی امید پر جان کو خطرے میں ڈالنا عقل مندی نہیں ہے۔
- جو بے ایمانی کرتا ہے وہی خوف سے کانپتا ہے۔
- جن کا حساب صاف ہوتا ہے ان کو حساب دینے میں کوئی ڈر نہیں۔
- اس شخص کو ہر گز دوست مت سمجھو جو آرام کے زمانے میں ساتھ ہو۔
- تکلیف اٹھانے کے بعد ہی آرام نصیب ہوتا ہے۔
- جو نصیحت کی پرواہ نہیں کرتا ہے وہ مصیبت میں پھنس جاتا ہے۔
- جو آرام کی خواہش کرے اسے تکلیف برداشت کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

- 1) کس کی وجہ سے میرے دوست کے دوسرے ملک میں چلے جانے کا ارادہ تھا؟
- 2) صبر کیسا ہوتا ہے؟
- 3) دوست نے اپنے دوست کو کیا مشورہ دیا؟
- 4) چار آدمی چار آدمیوں کے جانی دشمن ہوتے ہیں، وہ کون ہیں؟

(5) سرکاری ملازمت کیوں مشکل ہے؟

(6) جو نصیحت کی پرواہ نہیں کرتا، اس کا حال کیا ہوتا ہے؟

حضرت علی کا انصاف



دو مسافر کہیں جا رہے تھے۔

راستے میں کھانے کا وقت ہو گیا۔ انھیں بھوک لگنے لگی۔ ایک مسافر کے پاس پانچ روٹیاں تھیں اور دوسرے مسافر کے پاس تین۔ ابھی انہوں نے کھانا نہیں شروع کیا تھا کہ ایک اور مسافر ادھر سے گزرا۔ انہوں نے اسے بھی کھانے پر بلا لیا۔ اب تینوں نے مل کر کھانا کھایا۔ تیسرا مسافر کھانے کے بعد جانے لگا تو اس نے ان دونوں کو آٹھ درہم دیے۔ اب سوال یہ تھا کہ یہ آٹھ درہم کیسے بانٹے جائیں۔ جس مسافر کی پانچ روٹیاں تھیں، اس نے کہا "پانچ درہم میں لے لوں، میری پانچ روٹیاں تھیں۔ تین درہم تم لے لو کیوں کہ تمہاری تین روٹیاں تھیں۔"

جس مسافر کی تین روٹیاں تھیں اس نے کہا "اس مسافر نے ہم دونوں کے حصے میں سے کھایا ہے، اس لیے ہم دونوں آٹھ درہم برابر برابر بانٹ لیں۔ چار درہم تم لے لو، چار درہم میں لے لوں۔"

اس بات پر دونوں میں بہت جھگڑا ہوا۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب حضرت علی مسلمانوں کے خلیفہ تھے۔ دونوں مسافروں نے سوچا کہ اس جھگڑے کا فیصلہ حضرت علی سے کروائیں۔ وہ دونوں حضرت علی کے پاس پہنچے۔

حضرت علی نے جب ان کی بات سنی تو اس مسافر سے بولے جس کی تین روٹیاں تھیں "اگر تم تین درہم لے لو تو فائدے میں رہو گے کیوں کہ حساب سے دیکھا جائے تو تمہارے حصے میں صرف ایک درہم آتا ہے۔"

وہ مسافر حیران ہو گیا۔ اس نے کہا "یہ کیسے ہو سکتا ہے؟"

حضرت علی: ہر روٹی کے تین تین ٹکڑے کرو تو آٹھ روٹیوں کے کتنے ٹکڑے ہوئے؟

پہلے مسافر: آٹھ روٹیوں کے چوبیس ٹکڑے ہوئے۔

حضرت علی: اب یہ بتاؤ کہ تینوں میں سے ہر ایک کے حصے میں کتنے ٹکڑے آئے؟

دوسرا مسافر: ہر ایک نے آٹھ آٹھ ٹکڑے کھائے۔

حضرت علی: جس کے پاس کل تین روٹیاں تھیں، مسافر اب تم بتاؤ تمہاری روٹیوں کے کتنے ٹکڑے ہوئے؟

مسافر: میری تین روٹیوں کے نو ٹکڑے ہوئے۔

حضرت علی: تمہارے حصے میں سے اس تیسرے مسافر نے کتنا کھایا؟

مسافر: میرے نو ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا اس نے کھایا۔

حضرت علی: (دوسرے مسافر سے) اب تم بتاؤ تمہاری پانچ روٹیوں کے کتنے ٹکڑے ہوئے؟

مسافر: میری پانچ روٹیوں کے پندرہ ٹکڑے ہوئے۔

حضرت علی: ان میں سے کتنے ٹکڑے تم نے کھائے اور کتنے ٹکڑے تیسرے مسافر نے؟

مسافر: ان میں سے آٹھ ٹکڑے میں نے کھائے اور سات ٹکڑے اس مسافر نے کھائے جس نے آٹھ درہم دیے۔

حضرت علی: اس طرح تم سات درہم لے لو کیوں کہ اس نے تمہارے حصے میں سے سات ٹکڑے کھائے اور ایک اپنے ساتھی کو دے دو جس کے حصے میں سے مسافر نے صرف ایک ٹکڑا کھایا۔

دونوں مسافروں کی سمجھ میں بات آگئی اور انہوں نے حضرت علی کی بات مان لی۔ آپ نے دیکھا کہ حضرت علی کتنے عقل مند تھے۔ انہوں نے کتنا صحیح انصاف کیا۔

لغت

arab davlatidagi pul birligi, dirham

درہم

taqsimlamoq

بانٹنا

bo'lak

ٹکڑا

bu yerda: to'g'ri, adolatli taqsimlamoq

صحیح انصاف کرنا

Matnni yozma tarjima qiling.

Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matn nima haqida ekan?
2. Matnni o'qib notanish fe'llarni aniqlang. Shu fe'llarning sinonim variantlarini lug'atdan toping.
3. Shu fe'llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
4. Lug'atda berilgan so'zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- کسی بھی مسئلے کو سلجھانے کے لیے غور و فکر ضروری ہے۔ فیصلہ دلیل اور انصاف کی بنیاد پر بنی ہونا چاہیے۔
- لالچ اور لڑائی جھگڑے سے بچنا چاہیے۔ مل جل کر رہنے ہی میں بھلائی ہے۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

- (1) حضرت علی کون تھے؟
- (2) تیسرے مسافر نے کھانے کے بعد کیا کیا؟
- (3) دونوں مسافر آپس میں کیوں لڑ رہے تھے؟
- (4) دوسرا مسافر حضرت علی کی بات سن کر حیران کیوں رہ گیا؟
- (5) تیسرے مسافر نے دونوں کے حصّے میں سے کتنے کتنے ٹکڑے کھائے؟

ان جملوں کو صحیح لفظوں سے پورا کیجیے:

- (1) ایک مسافر کے پاس..... روٹیاں تھیں۔ (سات، پانچ، چار)
- (2) تیسرے مسافر نے یں دونوں کو..... درہم دیے۔ (آٹھ، چھ، تین)
- (3) یہ اس زمانے کی بات ہے جب حضرت علی مسلمانوں کے..... (حاکم، خلیفہ، بادشاہ)
- (4) تمہارے حصّے میں صرف..... آتا ہے۔ (تین درہم، ایک درہم، دو درہم)
- (5) دونوں..... کی سمجھ میں بات آگئی۔ (مسافروں، دوستوں، بھائیوں)

ان لفظوں سے جملے بنائیے:

مندرجہ ذیل سوالوں میں سے ہر ایک کے چار جواب دیے گئے ہیں، صحیح جواب کو نیچے لکھیے:

• دونوں مسافروں میں اس بات پر جھگڑا ہوا کہ:

- (1) ہر ایک کو چار درہم مل رہے تھے۔
 - (2) آٹھ درہم کافی نہ تھے۔
 - (3) ایک کو سات اور دوسرے کو ایک درہم مل رہا
 - (4) کس کو کتنے درہم ملنے چاہئیں۔
- تھا۔

• دونوں حضرت علی کے پاس کس لیے گئے؟

- (1) ان کو پیسہ دینے۔
 - (2) ان سے اور پیسہ مانگنے۔
 - (3) ان سے فیصلہ کروانے۔
 - (4) ان کو اپنا فیصلہ سنانے۔
- حضرت علی کے فیصلے کے مطابق دوسرے مسافر کے حصے میں کتنے درہم آرہے تھے؟
- (1) چار درہم۔
 - (2) ایک درہم۔
 - (3) تین درہم۔
 - (4) پانچ درہم۔

• تیسرا مسافر کب آیا؟

- (1) جب دونوں مسافر روٹیاں کھا چکے۔
- (2) کھانا شروع کرنے سے پہلے۔
- (3) جب دونوں راستے میں چل رہے تھے۔
- (4) ان میں سے کوئی نہیں۔

• پہلے مسافر پانچ درہم کیوں لینے چاہے؟

- (1) کیوں کہ اس کے ساتھی نے تین درہم لے لیے
- (2) کیوں کہ وہ زیادہ بڑا تھا۔
- (3) کیوں کہ اس کی پانچ روٹیاں تھیں۔
- (4) کیوں کہ وہ بہت لالچی تھا۔

ان جملوں کو واقعات کی ترتیب کے مطابق لکھیے:

- یہ اس زمانے کی بات ہے جب حضرت علی مسلمانوں کے خلیفہ تھے۔
- تیسرا مسافر کھانے کے بعد جانے لگا تو اس نے ان دونوں کو آٹھ درہم دیے۔
- دونوں مسافروں نے سوچا کہ اس جھگڑے کا فیصلہ حضرت علی سے کروائیں۔
- ابھی انہوں نے کھانا نہیں شروع کیا تھا کہ ایک اور مسافر ادھر سے گزرا۔
- اگر تم تین درہم لے لو تو فائدے میں رہو گے۔
- ایک مسافر کے پاس پانچ روٹیاں تھیں۔
- انہوں نے حضرت علی کی بات مان لی۔

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں رنگین لفظوں کے متضاد لکھ کر جملے مکمل کیجیے:

- ابھی انہوں نے کھانا..... نہیں کیا تھا کہ باقی لوگوں نے ختم کر دیا۔
- اس بات پر دونوں میں بہت..... ہوا اور بعد میں صلح ہو گئی۔
- اگر تم تین درہم لے لو تو..... میں رہو گے ورنہ نقصان ہو گا۔

بکری نے دو گاؤں کھالیے



ایک مرتبہ شاہ جہاں بادشاہ اپنے مصاحبوں کے ساتھ جنگل میں شکار کھیل رہا تھا۔ اچانک اسے ایک ہرن نظر آیا۔ اس نے ہرن کے پیچھے گھوڑا ڈال دیا۔ ہرن چھلانگیں مارتا ہوا چلا جا رہا تھا اور گھوڑا آندھی اور طوفان کی طرح اس کا پیچھا کر رہا تھا۔ اس بھاگ دوڑ میں مصاحب نہ جانے کہاں کھو گئے۔ بادشاہ اکیلا رہ گیا۔

گرمی کی چلچلاتی دوپہر تھی۔ بادشاہ کو سخت پیاس لگ رہی تھی۔ وہ ادھر ادھر گھوڑا دوڑانے لگا کہ کہیں پانی نظر آجائے، اچانک اسے ایک جھونپڑی نظر آئی۔

"اندر کوئی ہے۔" بادشاہ نے نزدیک جا کر آواز دی۔

ایک بوڑھا جو دیکھنے سے چرواہا لگتا تھا، جھونپڑی سے باہر آیا۔

بادشاہ بولا "میں ایک شکاری ہوں۔ سخت پیاس لگی ہے، پانی پلاؤ۔"

"اندر آ جاؤ بھائی! تمہاری پیاس ضرور بجھے گی" بوڑھانے کہا، بادشاہ جھونپڑی میں داخل گیا۔

"میں ابھی آتا ہوں" چرواہے نے کہا اور باہر چلا گیا۔

تھوڑی دیر میں مٹی کے پیالے میں وہ بکری کا دودھ لے کر واپس آیا۔ بادشاہ نے تازہ اور میٹھا دودھ پیا، پیاس بجھ گئی۔ بادشاہ تازگی محسوس کرنے لگا۔

"میں تم سے بہت خوش ہوں اور تمہیں انعام دینا چاہتا ہوں"۔ بادشاہ نے پیالہ واپس کرتے ہوئے کہا۔

"انعام کا ہے کا۔ یہ تو میرا فرض تھا" بوڑھا بولا۔

"نہیں تمہیں انعام ضرور ملے گا۔ تمہیں دو گاؤں جاگیر میں دیے جاتے ہیں۔ لاؤ کاغذ، اس پر لکھ دوں۔ کاغذ لے کر دہلی چلے جانا اور بادشاہ کو دکھا دینا، وہ تمہیں دو گاؤں دے دے گا۔" بوڑھے کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں۔ اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔

میرے پاس کاغذ کہاں؟" بوڑھا بولا۔

بادشاہ نے بیپیل کا ایک بڑا سا پتا اٹھالیا اور اس پر لکھ کر بوڑھے کو دیتے ہوئے کہا "لو! یہ بادشاہ کی خدمت میں پیش کر دینا"۔

بوڑھا دو گاؤں کے خیال میں مگن تھا، سوچ رہا تھا کہ اب تو مزے آجائیں گے، بس یہی سوچتے سوچتے وہ لیٹ گیا، پتا فرش پر رکھ دیا اور اونگھنے لگا۔

اچانک وہ تڑپ کر اٹھ گیا۔ ایک بکری وہی پتا کھا رہی تھی۔

"ہائے تو نے دو گاؤں کھالیے" وہ دردناک آواز میں چیخا، میں برباد ہو گیا۔ میں لٹ گیا۔

بہت دیر تک وہ بچوں کی طرح سسکتا رہا پھر سوچا، دہلی جا کر بادشاہ کو ساری داستان سنائی جائے، ہو سکتا ہے بادشاہ کو ترس آجائے اور وہ اسے دو گاؤں بخش دے۔

دہلی پہنچ کر اس نے بار بار کوشش کی کہ بادشاہ سے ملے مگر کسی نے قلعے میں نہ گھسنے دیا۔ پہرے داروں نے ہر بار ڈانٹ پھٹکار کر بھگا دیا۔ اب تو اس کی حالت خراب ہو گئی، پاگلوں جیسا ہو گیا اور دہلی کی سڑکوں پر چلاتا پھرتا "بکری نے دو گاؤں کھالیے۔ میں برباد ہو گیا۔"

لوگ اسے پاگل سمجھ کر ہنستے تھے۔ بچے کنکریاں مارتے مگر وہ بس یہی رٹ لگاتا رہتا "بکری نے دو گاؤں کھا لیے۔ میں برباد ہو گیا۔"

دہلی میں لال قلعے کے سامنے ہی جمع مسجد ہے۔ بادشاہ ہر جمعے کو وہاں نماز پڑھنے جایا کرتا تھا۔ راستے کے دونوں طرف لوگ بادشاہ کے دیدار کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے۔

چرواہا بھی اسی راستے پر جا کر کھڑا ہو گیا۔ جوں ہی بادشاہ نزدیک سے گزرا، چرواہے کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

وہ تو وہی شخص تھا جسے اس نے دودھ پلایا تھا، پیاسا شکاری۔ وہ بادشاہ نکلا۔ بوڑھا بے اختیار چیخ اٹھا "بکری نے دو گاؤں کھالیے، میں برباد ہو گیا۔"

بادشاہ کے بڑھتے ہوئے قدم ٹھہر گئے۔ اس نے بوڑھے کی طرف دیکھا اور جیسے اسے اس دن کا واقعہ یاد آگیا۔ اس نے مسکرا کر کہا "نماز کے بعد ہم سے ملو۔"

نماز کے بعد لوگوں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے۔

بوڑھا دیکھ رہا تھا بادشاہ کے ہاتھ بھی اٹھے ہوئے تھے۔

اس نے ایک شخص سے پوچھا "بھلا بادشاہ کس سے کیا مانگ رہا ہے؟ اسے کس چیز کی کمی ہے؟"

اس شخص نے بتایا "بادشاہ اپنے خدا سے دعا مانگ رہا ہے۔ اس خدا سے جس نے اسے بادشاہ بنایا ہے۔ بادشاہ، فقیر، چھوٹے بڑے سب اس سے مانگتے ہیں۔" بوڑھا گہری سوچ میں ڈوب گیا، "بادشاہ بھی خدا سے مانگ رہا ہے۔ پھر میں بھی کیوں نہ اسی سے مانگوں، بادشاہ کے سامنے ہاتھ کیوں پھیلاؤں؟ واہ! میں جاتا ہوں۔ جو بادشاہ کو دیتا ہے، وہی مجھے بھی دے گا۔"

لغت

saroy mulozimlari

مصاحب

kiyik

ہرن

bo‘ron

آندھی

qayergadir

نہ جانے کہاں

yo‘q bo‘lib qolmoq

کھو جانا

chanqamoq

پياس لگنا

cho‘pon

چرواها

mukofotga beriladigan yer

جاگیر

xayol og‘ushida bo‘lmoq

خیال میں مگن ہونا

mudramoq

اونگھنا

bu yerda: vayron bo‘lmoq

لٹنا

hiqillab yig‘lamoq

سسکنا

ko‘zlari qinidan chiqqudek bo‘lmoq

آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جانا

Matnni yozma tarjima qiling.

Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matn nima haqida ekan?
2. Matnni o‘qib notanish fe’llarni aniqlang. Shu fe’llarning sinonim variantlarini lug‘atdan toping.
3. Shu fe’llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
4. Lug‘atda berilgan so‘zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- گھر آئے مہمان سے عزت سے پیش آنا چاہیے اور اس کی خاطر تواضع کرنی چاہیے۔
- نیکی کا بدلہ نیکی ہوتا ہے۔
- اصل دینے والا خدا ہے۔ وہی بادشاہ اور فقیر سب کو دیتا ہے اس لیے سب کو اسی سے مانگنا چاہیے۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

- (1) بادشاہ کی پیاس کس نے اور کس چیز سے بجھائی؟
- (2) بادشاہ نے بوڑھے چرواہے کو انعام میں کیا دیا؟
- (3) بوڑھا چرواہا دردناک آواز میں کیوں چیخا؟
- (4) بوڑھا چرواہا کس بات کی رٹ لگاتا تھا؟
- (5) بوڑھا چرواہا بادشاہ سے ملے بغیر واپس کیوں آگیا؟

خالی جگہوں کو نیچے دیے ہوئے لفظوں سے پُر کیجیے:

جاگیر، بادشاہ، مصاحب، ڈانٹ، دیدار، دودھ

- (1) اس بھاگ دوڑ میں..... نہ جانے کہاں کھو گئے۔
- (2) تھوڑی دیر میں مٹی کے پیالے میں وہ بکری کا..... لے کر واپس آیا۔
- (3) تمہیں دو گاؤں..... میں دیے جاتے ہیں۔
- (4) پہرے داروں نے ہر بار..... پھٹکار کر بھگا دیا۔
- (5) راستے کے دونوں طرف لوگ..... کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے۔

اس کہانی کو مختصر کر کے اپنے الفاظ میں لکھیے:

موبائل فون



بچے اکثر ایک کھیل کھیلتے ہیں۔ لمبے سے دھاگے کے دونوں سروں پر دو چونگے جوڑ دیے جاتے ہیں۔ یہ چونگے ماچس کی خالی ڈبیوں سے بنائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ فون کی طرح ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں۔ کبھی ٹین کے چھوٹے ڈبوں میں چھوٹے سوراخ کر دیے جاتے ہیں اور پھر دھاگے سے دونوں کو جوڑ دیتے ہیں۔ اس سے آواز کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پہنچانے میں مدد ملتی ہے۔ ٹیلی فون اسی اصول پر آج سے بہت پہلے بنایا گیا تھا۔ اس کی ایجاد ۱۸۷۵ء میں گراہم بیل نے کی تھی۔ اس ٹیلی فون میں دھات کے تار کا استعمال کیا گیا تھا۔ آپ جگہ جگہ کھمبوں پر تار کھنچے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اسی تار کے ذریعے آواز ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچتی ہے۔ ٹیلی فون کی مشین پہلے صندوق جیسی ہوتی تھی۔ دھیرے دھیرے اس مشین کی بناوٹ بدلتی گئی۔ پہلے بولنے اور سننے کے لیے ایک ہی چونگا استعمال ہوتا تھا۔ بولتے وقت اسے منہ سے لگاتے تھے اور سنتے وقت کان سے۔ بعد میں چونگے کو لمبا کو لمبا کر کے اسی میں دو سوراخ والے کھانچے بنا دیے گئے۔ ایک گول کھانچہ منہ کے پاس اور دوسرا کھانچہ کان کے پاس لگا لیا جاتا تھا۔

آہستہ آہستہ ٹیلی فون کی دنیا میں بڑی تبدیلیاں آتی گئیں۔

موبائل فون اسی پرانے ٹیلی فون کی نئی شکل ہے۔ اسے پہلی بار تقریباً ۱۹۸۰ء میں امریکہ میں استعمال کیا گیا۔ اب تو اس میں کسی طرح کے تار کی ضرورت بھی نہیں رہ گئی۔ آواز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کا کام بجلی اور مقناطیس (Magnet) سے پیدا ہونے والی لہروں سے لیا جانے لگا۔ اس ٹیلی فون کو آپ جہاں چاہیں لے جائیں۔ اسی فون کو موبائل فون کہا جاتا ہے۔

موبائل فون سے بات کرنے کے علاوہ اور بھی کئی کام لیے جاسکتے ہیں۔ اس سے پیغام بھی بھیجا جاتا ہے، اسے ایس ایم ایس (SMS) کہتے ہیں۔ اس سے حساب کتاب کا کام لیا جاسکتا ہے۔ آپ موبائل پر اپنی پسند کے گیت اور موسیقی بھی سن سکتے ہیں۔ اور طرح طرح کے گیم بھی کھیل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو صبح سویرے جاگنا ہے تو اسی میں الارم بھی لگا سکتے ہیں۔ اب تو کیمرے والا موبائل بھی آگیا ہے۔ جب چاہیں جہاں چاہیں تصویر کھینچ سکتے ہیں۔ ریلوے ٹکٹ کی بکنگ بھی کرانے میں مدد ملی جاسکتی ہے۔ اس طرح موبائل فون کے بہت سے فائدے ہیں۔

آج تجارت کرنے والے اس سے بہت سے کام لیتے ہیں۔ طالب علم اپنے استاد سے کوئی سوال sms کے ذریعے پوچھ سکتا ہے۔ وہ اپنے امتحان کا نتیجہ بھی معلوم کر سکتا ہے۔ ایسا کرنے سے وقت اور پیسے کی بچت بھی ہوتی ہے۔

فائدوں کے ساتھ ساتھ موبائل فون کے نقصانات بھی ہیں۔ ہوائی جہاز اور الیکٹرانک مشینوں کے قریب اسے بند رکھنے کی ہدایت دی جاتی ہے۔ چونکہ برق مقناطیسی لہروں (Waves Elektro Magnetic) کا ٹکراؤ ہوتا ہے۔ گاڑی چلاتے ہوئے بھی کچھ لوگ اس کا استعمال کرتے ہیں جو غلط ہے۔ بات کرتے ہوئے فون کو کان سے ذرا الگ ہی رکھنا کے بجائے دائیں طرف رکھا جانا چاہیے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ بائیں طرف سینے کے پاس رکھنے سے دل کی بیماری بھی ہو سکتی ہے۔

موبائل فون رکھنے کے کچھ آداب بھی ہوتے ہیں۔ جب آپ کلاس روم میں، کسی جلسے یا عبادت گاہ میں ہوں تو اسے بند کر کے رکھنا چاہیے۔

لغت

ip, kalava

دھاگا

tugun

چونگا

birlashtirmoq

جوڑنا

quti, yashik

ڈبا

ixtiro

ایجاد

ustun

کھمبا

savatcha

کھانچا

bu yerda: xabar

پیغام

buyurtma qilmoq

بکنگ کرانا

tejalmoq

بچت ہونا

tavsiya qilmoq

ہدایت دینا

elektromagnit to'qlinlarining
to'qnashuvi

برق مقناطیسی لہروں کا ٹکراؤ

Matnni yozma tarjima qiling.

Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matn nima haqida ekan?
2. Matnni o'qib notanish fe'llarni aniqlang. Shu fe'llarning sinonim variantlarini lug'atdan toping.
3. Shu fe'llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
4. Lug'atda berilgan so'zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- ٹیلی فون کا سفر صندوق جتنی بڑی مشین سے شروع ہو کر ہتھیلی میں سما جانے والی ڈبیائیک پہنچ گیا ہے۔
- سائنس کی ایجادات کی رفتار اب بہت تیز ہو گئی ہے۔ ان سے ہماری زندگی کے ہر میدان میں بڑی تبدیلیاں آئی ہیں۔ موٹر ہو یا ریل یا ہوائی جہاز ان سب کی کارکردگی اور رفتار میں بہت ترقی ہوئی ہے۔ سائنس کی ایجادات میں سے ایک موبائل فون بھی ہے۔ یہ تار کی مدد سے کام کرنے والے ٹیلی فون کی نئی اور زیادہ

طاقت ور شکل ہے۔ موبائل فون نے ہماری لیے بہت آسانیاں پیدا کر دی ہیں۔ لیکن ہمیں اس کے خراب اثرات اور غلط استعمال سے بچنا چاہیے۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

- (1) ٹیلی فون کس نے اور کب ایجاد کیا؟
- (2) ٹیلی فون اور موبائل فون میں کیا فرق ہے؟
- (3) موبائل فون سے آپ کیا کیا کام لے سکتے ہیں؟
- (4) موبائل فون استعمال کرنے کے کیا آداب ہیں؟

خالی جگہوں کو صحیح لفظوں سے پر کیجیے:

- (1) یہ چونگے ماچس کی..... ڈبیوں سے بنائے جاتے ہیں۔
- (2) اسی تار کے ذریعے..... ایک جگہ سے دوسرے جگہ پہنچتی ہے۔
- (3) موبائل فون اسی..... ٹیلی فون کی نئی شکل ہے۔
- (4) اس سے حساب کتاب کا..... بھی لیا جاسکتا ہے۔
- (5) فائدوں کے ساتھ ساتھ موبائل فون کے..... بھی ہیں۔
- (6) موبائل فون قریب رکھنے سے کان کے پردے..... ہو سکتے ہیں۔

صوتی آلودگی



نیلو فر اپنے پڑھائی کے کمرے میں بیٹھی امتحان کی تیاریوں میں مصروف تھی۔ اتوار کا دن تھا، اس کے چھوٹے بھائی عادل کا اسکول بند تھا اور وہ گھر پر ہی کھیل کود میں مگن تھا۔ ان کے ابو اور امی گھر کا سامان خریدنے بازار گئے تھے۔ اس لیے عادل کو موج مستی کی آزادی مل گئی تھی۔ اس نے ڈرائنگ روم میں رکھے ریڈیو کو اونچی آواز میں بجانا شروع کر دیا اور موسیقی کی دھن پر خود بھی زور زور سے گانے گانے اور تھرکنے لگا۔

نیلو فر کا دھیان پڑھائی سے بار بار بھٹک رہا تھا۔ اس نے عادل سے ریڈیو کی آواز کم کرنے کو کہا، لیکن عادل اپنی دھن میں مست تھا۔ اس نے نیلو فر کی ایک نہ سنی۔ نیلو فر غصہ پی کر رہ گئی۔ جیسے ہی اس کی امی بازار سے لوٹیں، نیلو فر نے عادل کی حرکت ان کو بتائی۔ امی نے غصے میں عادل کو آواز دی۔ عادل بھیگی بلی بنا امی کے سامنے حاضر ہوا۔ امی نے اسے ڈانٹتے ہوئے پوچھا: "اونچی آواز میں ریڈیو کیوں بجا رہے تھے؟" عادل نے کوئی جواب نہیں دیا۔ چپ چاپ بت بنا کر کھڑا رہا۔ اتنے میں ابو نے معاملے کو سمجھتے ہوئے عادل کو آواز دی اور اسے اپنے کمرے میں آنے کو کہا۔ عادل "جی ابو! ابھی آیا۔" کہہ کر ابو کے کمرے میں داخل ہوا۔

ابو نے عادل کو اپنے پاس بٹھا کر پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا "بیٹے! اب آپ بڑے ہو رہے ہیں۔ چوتھی جماعت میں جا چکے ہیں۔ آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ تیز اور اونچی آواز سے شور و غل بڑھتا ہے اور صوتی آلودگی پھیلتی ہے۔ جس سے ہمارے کانوں اور دماغ پر برا اثر پڑتا ہے۔

عادل: ابو! یہ صوتی آلودگی کیا ہوتی ہے؟

ابو: بیٹے! صوت کے معنی آواز کے ہوتے ہیں اور آلودگی کے معنی گندگی کے۔ یعنی اونچی اور تیز آواز سے پیدا ہونے والی گندگی کو "صوتی آلودگی" کہتے ہیں۔

عادل: تو اس سے ہمیں نقصان کیسے پہنچتا ہے؟

ابو: بیٹے! ہر طرح کی آلودگی سے نقصان پہنچتا ہے۔ جیسے فضائی آلودگی سے ہوا گندی ہو جاتی ہے اور جب ہم گندی ہوا میں سانس لیتے ہیں تو کئی طرح کی بیماریوں کے شکار ہو جاتے ہیں۔ ہماری آنکھیں، پھیپھڑوں اور جلد پر فضائی آلودگی کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔ اسی طرح پانی کی آلودگی سے بھی ہمیں کئی طرح کے نقصان ہوتے ہیں۔ گند اپانی پینے اور گندے پانی میں نہانے سے کئی طرح کی بیماریاں ہو سکتی ہیں۔ آلودہ پانی سچائی کے لائق نہیں رہتا۔

عادل: لیکن ابو! یہ آلودگی پھیلتی کیسے ہے؟

ابو: بیٹے! نا سمجھ اور خود غرض لوگ ہی آلودگی پھیلانے کے ذمے دار ہیں۔ دراصل قدرت نے ہمیں زندہ اور صحت مند رہنے کے لیے صاف ہوا، صاف پانی، پیڑ پودے اور پرسکون فضا کی نعمت سے نوازا ہے۔ یہ سب مل کر ہماری زندگی کو صحت مند اور خوش گوار رکھنے کے لیے بہتر ماحول پیدا کرتے ہیں۔ لیکن ہم انسان پیڑ پودوں کو کاٹ کر، دھواں اور زہریلی گیس اگلنے والے کارخانے لگا کر، شور پیدا کرنے والی مشینیں اور سامان بنا کر اپنے ماحول کو آلودہ کرتے جا رہے ہیں۔ اس سے ہماری صحت اور زندگی پر برا اثر پڑ رہا ہے۔

عادل: ابو! صوتی آلودگی کی روک تھام کے لیے کون سی ترکیب اپنانی چاہیے؟

ابو: بیٹے! ہمیں آواز کی آلودگی کی روک تھام کے لیے اپنے آس پاس کا شور کم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مثلاً تیز آواز سے ریڈیو، ٹی وی اور ٹیپ ریکارڈر وغیرہ نہیں بجانا چاہیے۔ غیر ضروری طور پر گاڑیوں کے ہارن نہیں بجانا چاہیے۔

عادل: ابو! میں اب کان پکڑتا ہوں، کبھی تیز آواز سے ریڈیو، ٹی وی اور ٹیپ ریکارڈر نہیں بجاؤنگا۔ میں دوسروں کو بھی آلودگی سے پہنچنے والے نقصان کے بارے میں بتاؤنگا۔

ابو: شاباش! آپ تو واقعی بہت سمجھ دار ہو گئے ہیں۔

لغت

shovqin-suron	صوتی آلودگی
berilib ketmoq	مگن ہونا
musiq a sadosi ostida	موسیقی کی دھن پر
raqsga tushmoq	تھرکنا
chalg'imoq	بھٹکنا
suvga tushgan mushukdek bo'lmoq	بھگی بلی بننا
dakki bermoq, urushmoq	ڈانٹنا
haykaldek qotib qolmoq	بت بننا
atrof-muhit	ماحول
Signal	ہارن

Matnni yozma tarjima qiling.

Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matn nima haqida ekan?
2. Matnni o'qib notanish fe'llarni aniqlang. Shu fe'llarning sinonim variantlarini lug'atdan toping.
3. Shu fe'llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
4. Lug'atda berilgan so'zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- جس طرح ہوا اور پانی کی گندگی ہمیں نقصان پہنچاتی ہے، اسی طرح تیز آواز بھی ہماری صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔
- زندہ رہنے کے لیے کھانا، پانی اور ہوا ضروری ہے، اسی طرح اچھی صحت کے لیے خوش گوشت ماحول بھی ضروری ہے۔
- تیز آواز میں ریڈیو، ٹی وی اور ٹیپ ریکارڈر بجانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

- (1) صوتی آلودگی سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
 - (2) قدرت نے ہمیں کن کن نعمتوں سے نوازا ہے؟
 - (3) انسان اپنے ماحول کو کس طرح آلودہ کر رہا ہے؟
 - (4) آواز کی آلودگی کو کم کرنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟
- نیچے دیے ہوئے محاوروں کے مطلب بتائیے اور جملوں میں استعمال کیجیے:

محاورہ	مطلب	جملوں میں استعمال
غصہ پی جانا		
بھگی بلی بننا		
بت بننا		

خالی جگہوں کو دیے ہوئے صحیح لفظوں سے پر کیجیے:

- (1) عادل کو موج مستی کرنے کی پوری..... مل گئی۔
(مختاری)
- (2) اونچی آواز میں ریڈیو کیوں..... رہے تھے۔ (چلا / بجا)
- (3) فضائی آلودگی سے ہوا..... ہو جاتی ہے۔ (گندی / میلی)

4) بیٹے..... اور خود غرض لوگ ہی آلودگی پھیلانے کے ذمے دار ہیں۔ (بے وقوف / نا سمجھ)

نیچے دیے ہوئے جملوں میں رنگین لفظوں کے متضاد خالی جگہوں میں لکھیے:

- ابو اور امی گھر سامان خریدنے بازار گئے تھے۔
- ڈرائنگ روم میں رکھے ریڈیو کو اونچی آواز میں بجانا شروع کر دیا۔
- عادل بھیگی بلی بنا امی کے سامنے حاضر ہوا۔
- چپ چاپ بت بنا کھڑا رہا۔
- جس سے ہماری کانوں اور دماغ پر برا اثر پڑتا ہے۔
- ہر طرح کی آلودگی سے نقصان پہنچتا ہے۔

سبق میں "صحت مند" اور "خوش گوار" دو لفظ آئے ہیں۔ آپ بھی اسی طرح سے مندرجہ ذیل لفظوں میں "مند"

اور "خوش" جوڑ کر لفظ بنائیے:

دولت.....	 خبری	رضا.....	 دل	ضرورت.....
حاجت.....	 رنگ	 مزاج	 عقل	 خط

تتلی اور گلاب



ایک تھی تتلی اور ایک تھا گلاب کا پھول، دونوں باغ کے ایک کونے میں الگ تھلک رہتے تھے۔ تتلی گلاب کے پھول کو اپنا سہانا ناچ دکھاتی اور گلاب اسے دیکھ دیکھ جھومتا، اور مارے خوشی کے اپنی ساری پتیاں کھول دیتا کہ تتلی جتنا رس چاہے چوس لے۔ دونوں میں دوستی تھی اور اپنی چند روزہ زندگی خوش خوش گزار رہے تھے۔

باغ کے جس حصے میں یہ دونوں رہتے تھے، وہ ایسا بے رونق تھا کہ تتلیاں اور بھونرے ادھر کبھی رخ نہ کرتے تھے۔ وہاں گلاب کا صرف ایک ہی پیڑ تھا۔ اس میں کلیاں تو کئی تھیں مگر پھول یہی ایک کھلا تھا۔ چنانچہ تتلی گلاب کے پھول کو دنیا کا سب سے حسین پھول سمجھتی تھی اور گلاب کا پھول تتلی کو دنیا کی سب سے حسین تتلی۔ دونوں کی زندگی بڑے امن اور چین سے گزرتی تھی۔

ایک دن اتفاق سے تتلیوں کا ایک جھرمٹ ادھر آ نکلا، وہ سب کی سب حسین تھیں۔ ان کے پر رنگ برنگے اور نازک تھے اور ان پر نہایت خوشنما چتیاں پڑی ہوئی تھیں۔ یہ تتلی خوبصورتی میں ان کی گرد کو بھی نہیں پہنچتی تھی۔ اس کے پر نازک تو تھے مگر ان کا رنگ نہ سرخ تھا، نہ نیلا اور نہ ارغوانی۔ وہ سفید تھے اور بس۔

تتلی اور گلاب کا پھول بڑی حیرانی سے انہیں دیکھنے لگے۔ یہ جھرمٹ باغ کے اس کونے میں صرف پل بھر کے لیے رکا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ تتلیوں کو شاید باغ کا یہ ویرانہ ناپسند آیا۔ انہوں نے یہ سمجھ کر کہ یہاں ہمارے حسن کو پرکھنے والا تو کوئی ہے نہیں، یہاں کیا ٹھہرنا۔ باغ کے اس حصے کا رخ کیا جہاں چہل پہل اور گہما گہمی تھی۔ رنگا

رنگ اور قسم قسم کے پھول کھلے تھے۔ سنگ مرمر کا حوض تھا۔ وہ چاہتی تھیں کہ اس کے شفاف پانی میں اپنا عکس دیکھیں اور حوض کی لال لال خوب صورت مچھلیوں سے باتیں کریں۔

ان تتلیوں کے ادھر آجانے سے اس تتلی اور گلاب کی زندگی جیسے یک بیک بدل سی گئی۔ اب وہ پہلے کی طرح خوش نہ رہے۔ تتلی کو آج پہلی مرتبہ معلوم ہوا کہ دنیا میں اس سے کہیں بڑھ کر حسن تتلیاں موجود ہیں۔ اس کا دل ٹوٹ گیا۔ ادھر گلاب کا پھول اپنی دوست کو غمگین دیکھ کر دل ہی دل میں کڑھنے لگا۔

آج تتلی نہ پہلے کی طرح گلاب کے ارد گرد ناچی، نہ اس کی پتیوں پر بیٹھ کر رس بیا۔ دن بھر دونوں چپ چاپ رہے۔ آخر دن تمام ہوا اور چاروں طرف شام کا اندھیرا پھیلنے لگا، تتلی رات کو ہمیشہ گلاب کے پھول کی گود میں سویا کرتی تھی۔ مگر آج وہ اس کی شاخ کے ان پتوں میں جن میں کانٹے ہی کانٹے تھے منہ چھپا کر پڑ رہی۔ معلوم ہوتا تھا اپنی بد صورتی کی وجہ سے گلاب کے پھول سے دور رہنا چاہتی ہے۔

رات ہوئی۔ پرندوں کے چہچہے ختم گئے۔ ہر طرف خاموشی چاگئی۔ جگنو روشنیاں لے لے کر باغ میں چوکیداری کرنے نکل آئے۔ سب چرند پرند سونے کی تیاریاں کرنے لگے مگر گلاب کے پھول کو نیند کہاں۔ وہ اپنے دوست کے غم کا راز سمجھ گیا تھا اور دل ہی دل میں ایسی تدبیریں سوچ رہا تھا جس سے تتلی حسین بن جائے۔

آدھی رات گزر گئی مگر پھول اب بھی سوچ رہا تھا۔ یکا یک ایک ترکیب اس کے ذہن میں آئی۔

اس نے جھک کر تتلی کی طرف دیکھا۔ وہ اس سے تھوڑے ہی فاصلے پر شاخ کے ہرے پتوں میں بے خبر سو رہی تھی۔ پھول نے اپنا سارا زور لگا کر اپنی پتیوں کو سیکڑنا اور ان کی نازک رگوں سے سرخ رس کھینچنا شروع کیا۔ اس عمل سے پھول کو بہت تکلیف ہوئی مگر وہ پھر بھی خوش تھا کیونکہ یہ سب تکلیف وہ اپنے دوست کو خوش کرنے کے لیے اٹھا رہا تھا۔

تھوڑی دیر میں پھول کی کٹوری سے سرخ سرخ قطرے اس جگہ ٹپکنے لگے جہاں تتلی اپنی بد صورتی کا غمناک خواب دیکھ رہی تھی۔ رات بھر گلاب کے پھول کے یہ سرخ سرخ قطرے تتلی کے سفید پروں پر گرتے اور ان میں جذب ہوتے رہے، صبح کو سورج کی پہلی کرن پڑتے ہی تتلی کی آنکھ کھل گئی۔ اس کی نظر جیسے ہی اپنے پروں پر پڑی اس کے منہ سے خوشی کی چیخ نکل گئی۔ اب اس کے پر ان تتلیوں کے پروں سے بھی زیادہ خوشنما تھے جو ایک دن پہلے

ادھر سے گزری تھیں۔ سفید سفید پروں پر سرخ سرخ چتیاں یوں چمک رہی تھیں گویا تتلی کے پروں پر ننھے ننھے لعل ٹکے ہوں۔ ایک بات اس کے پروں میں ایسی تھی جو دنیا کی کسی تتلی کے پروں میں نہیں تھی، وہ یہ کہ اس کے پروں سے گلاب کی بھینی بھینی خوشبو نکلتی تھی جیسے گلاب کا عطر لگا رکھا ہو۔

لغت

kapalak

تتلی

zavqli raqs

سہانا ناچ

(tomonga) yo‘l olmoq

رخ کرنا

shira, sharbat

رس

bu yerda: bahramand bo‘lmoq

چوسنا

qovog‘ari

بھونرا

g‘uncha

کلی

to‘da, guruh

جھرمٹ

qizg‘ish rangli

ارغوانی

shovqin-suron

گہما گہمی

hovuz

حوض

to‘xtamoq, tinmoq

تھمنا

sir	راز
siqmoq	سکڑنا
yoqut	لعل
kosacha	کٹوری
qo'nmoq	ٹکنا

Matnni yozma tarjima qiling.

Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matn nima haqida ekan?
2. Matnni o'qib notanish fe'llarni aniqlang. Shu fe'llarning sinonim variantlarini lug'atdan toping.
3. Shu fe'llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
4. Lug'atda berilgan so'zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- تتلیاں پھولوں سے اپنی غذا حاصل کرتی ہیں اور رنگ برنگی تتلیوں کے بیٹھنے سے پھول اور بھی خوب صورت نظر آتے ہیں۔
- عام طور پر گلاب کی کیاری کو گلاب کا پودا کہا جاتا ہے لیکن یہاں مصنف نے اسے گلاب کا "پیڑ" لکھا ہے۔
- اس کہانی سے یہ سبق ملتا ہے کہ انسانوں کی طرح دوسرے جان دار بھی دوستوں کے لیے قربانی کا جذبہ رکھتے ہیں۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

- (1) تتلیوں کے جھرمٹ کو باغ کا ویران کونا کیوں پسند نہیں آیا؟
- (2) تتلی کو کیسے پتہ چلا کہ دنیا میں اس سے بھی حسین تتلیاں موجود ہیں؟
- (3) تتلی کو کس بات کا افسوس تھا؟

- (4) گلاب کا پھول کیوں نہیں سوسکا؟
 (5) سورج کی پہلی کرن پڑتے ہی تتلی کی آنکھ کھلی تو اس نے کیا محسوس کیا؟

خالی جگہوں کو نیچے دیے گئے لفظوں سے پر کیجیے:

حیرانی، بھینی بھینی، تتلیوں، حسین، خوب صورتی، خوش نما

- (1) ایک دن اتفاق سے..... کا ایک جھرمٹ ادھر آ نکلا۔
 (2) وہ سب کی سب..... تھیں۔
 (3) اس کے پروں سے گلاب کی..... خوشبو نکلتی تھی۔
 (4) ان پر نہایت..... چتیاں پڑی ہوئی تھیں۔
 (5) یہ تتلی..... میں ان کی گرد کو بھی نہ پہنچتی تھی۔
 (6) تتلی اور گلاب کا پھول بڑی..... سے انھیں دیکھنے لگے۔

ان لفظوں کے نیچے ان کے متضاد لکھیے:

خوشی	ویران	پھول	بد صورتی	تکلیف	خوش نما	خوش بو
------	-------	------	----------	-------	---------	--------

ان جملوں کو درست کر کے لکھیے:

- (1) ایک تھا تتلی اور ایک تھا گلاب کی پھول۔
 (2) تتلی گلاب کی پھول کو اپنا ناچ دکھاتا۔
 (3) گلاب اسے دیکھ کر جھومتی۔
 (4) دونوں میں دوستی تھا۔

آتے ہیں جو کام دوسروں کا



دیکھتے ہی دیکھتے کورونا وبا آئی اور پوری دنیا میں پھیل گئی۔ ہمارا پیارا ملک پاکستان بھی اس کی لپیٹ میں آ گیا۔ مریضوں کی تعداد اتنی زیادہ ہو گئی کہ اسپتالوں میں تل دھرنے کی جگہ نہ رہی۔ وبا کو پھیلنے سے روکنے کے لیے حکومت نے اسکولوں کی چھٹیاں کر دیں اور تمام سرکاری اور نجی ادارے بند کر دیے۔ لوگ گھروں میں قید ہو کر رہ گئے۔ گلی کوچے ویران اور سڑکیں سنسان تھیں۔ بعض لوگوں کے گھروں میں کھانے پینے کا سامان ختم ہو گیا۔ خاص طور پر غریب لوگوں کی زندگی بہت مشکل ہو گئی۔ ایسے حالات میں ایک دن احسان کے گھر کے دروازے پر دستک ہوئی۔ احسان کے ابا جان صدیق صاحب گھر سے نکلے۔ احسان بھی ان کے ساتھ تھا۔ باہر دو افراد منہ پر ماسک چڑھائے دور دور کھڑے تھے۔

صدیق صاحب نے ان دونوں افراد کو سلام کیا۔ انھوں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر ان دونوں نے صدیق صاحب سے کوئی بات کی جس کے بعد صدیق صاحب گھر گئے، ایک تھیلا آٹا، کھانے پینے کا سامان لیا اور ان کی گاڑی میں ڈال دیا اور صدیق صاحب نے انھیں کچھ رقم بھی دی۔ جس کا انھوں نے شکریہ ادا کیا اور چل دیے۔

احسان یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا اس نے صدیق صاحب سے پوچھا: ابا جان! یہ کون لوگ ہیں؟

صدیق صاحب: بیٹا! یہ خدمتِ خلق کی ایک تنظیم کے لوگ ہیں۔ یہ مشکل حالات میں غریبوں، ناداروں اور ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہیں۔

احسان: ابا جان! یہ سامان کہاں لے کر جائیں گے؟

صدیق صاحب: یہ لوگ کورونا وائرس سے بچنے کے لیے ضروری چیزیں تمام لوگوں کو دیتے ہیں مثلاً: ماسک اور سینی ٹائزر وغیرہ۔ باقی کھانے پینے کی چیزیں امیروں سے لے کر ضرورت مندوں تک پہنچاتے ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ اس وقت دکانیں، بازار اور ریسٹوران بند ہیں۔ اس وبا سے وہ لوگ زیادہ متاثر ہوئے ہیں جو دن کو محنت مزدوری کر کے شام کو اپنی اور اپنے بچوں کی ضروریات پوری کرتے تھے۔ اب انھیں کام نہیں مل رہا، وہ خالی ہاتھ ہیں۔ یہ لوگ ضرورت کی چیزیں ایسے لوگوں میں مفت تقسیم کرتے ہیں تاکہ ان کی ضروریات پوری ہو سکیں۔

احسان: ابا جان! یہ لوگ صرف کھانے پینے کی چیزیں تقسیم کرتے ہیں؟

صدیق صاحب: بیٹا! ان لوگوں نے کورونا کے مریضوں کے علاج کے لیے خصوصی مراکز صحت بنائے ہیں۔ جہاں ڈاکٹر اور دیگر طبی عملہ اس وبا کا مقابلہ کرنے کے لیے مکمل حفاظتی سامان کے ساتھ موجود ہے۔

احسان: اچھا تو یہ لوگ غریب اور مجبور لوگوں کی خدمت کرتے ہیں!

صدیق صاحب: ہاں بیٹا! کسی لالچ اور غرض کے بغیر صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے لوگوں کی مدد کرنا خدمتِ خلق کہلاتا ہے۔ پاکستان میں خدمتِ خلق کی کئی تنظیمیں کام کرتی ہیں۔

احسان: کیا خدمتِ خلق کی یہ تنظیمیں صرف وبا کے موقع پر کام کرتی ہیں؟

صدیق صاحب: بیٹا! یہ تنظیمیں ہر قسم کی قدرتی آفات میں لوگوں کی مدد کرتی ہیں۔ یہ سیلاب سے متاثرہ لوگوں کے کام آتی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ تنظیمیں عام حالات میں بھی لاچار، بیمار اور غریب لوگوں کی مدد کرتی ہیں۔ زخموں کو اسپتال پہنچانے کے لیے ایمبولینس مہیا کرتی ہیں۔ زخمیوں کے لیے خون کا بندوبست کرتی ہیں۔ اسپتال بناتی ہیں۔ غریب طالب علموں کو وظائف دیتی ہیں اور بے روزگاروں کو قرضے فراہم کرتی ہیں۔

احسان: ابا جان! یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ میں بڑا ہو کر خدمتِ خلق کا کام کروں گا اور لوگوں کے کام

آؤں گا۔

صدیق صاحب: (مسکراتے ہوئے) بڑے ہونے کا انتظار کیوں؟ آپ اس وقت بھی خدمت کے کام کر سکتے ہیں۔

احسان: (چونک کر) وہ کیسے؟

صدیق صاحب: اپنے جیب خرچ سے مجبور لوگوں کی مدد کر کے۔

احسان نے کچھ دیر سوچا پھر اپنی جیب سے سو روپے کا نوٹ نکالا اور اپنے ابا جان کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا: "اگلی دفعہ جب یہ لوگ آئیں تو ان کو میری طرف سے دے دیجیے گا۔"

لغت

vabo

وبا

qurshovida

لپیٹ میں

zig'ircha ham bo'sh joy bo'lmaslik

تل دھرنے کی جگہ نہ رہنا

kimsasiz, jimjit

سنسان

niqob

ماسک

pul miqdori

رقم

tashkilot

تنظیم

turli tabiiy ofat

ہر قسم کی قدرتی آفات

Matnni yozma tarjima qiling.

Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matn nima haqida ekan?

2. Matnni o'qib notanish fe'llarni aniqqlang. Shu fe'llarning sinonim variantlarini lug'atdan toping.
3. Shu fe'llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
4. Lug'atda berilgan so'zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- دوسروں کی مدد کرنا خدمتِ خلق کہلاتا ہے۔
- پاکستان میں خدمتِ خلق کی کئی تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔
- اچھا انسان وہ ہے جو دوسرے کے دکھ درد کو اپنا سمجھے اور لوگوں کے کام آئے۔

درست بیان کے سامنے (✓) غلط بیان کے سامنے (x) کا نشان لگائیں۔

- (1) صدیق صاحب نے رضا کاروں کو کھانے پینے کا سامان اور کچھ نقدی دی۔
- (2) عام افراد خدمتِ خلق کا کام نہیں کر سکتے۔
- (3) خدمتِ خلق کی تنظیم صرف وبا کے موقع پر کام کرتی ہے۔
- (4) خدمتِ خلق کی تنظیمیں غریب طلبہ کو وظائف بھی دیتی ہیں۔
- (5) کورونا وبا کے دوران میں لوگ گھروں میں قید تھے۔

دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں:

- (1) حکومت نے وبا کو پھیلنے سے روکنے کے لیے کیا اقدامات کیے؟
- (2) خدمتِ خلق سے کیا مراد ہے؟
- (3) خدمتِ خلق کے رضا کار کورونا وبا کے دوران میں لوگوں میں کیا چیزیں تقسیم کر رہے تھے؟
- (4) خدمتِ خلق کی تنظیمیں کن موقعوں پر لوگوں کے کام آتی ہیں؟
- (5) آپ خدمتِ خلق کا کون سا کام کرنا چاہتے ہیں؟

نیچے دیے ہوئے ہر جملے میں ایک صورتِ حال دی گئی ہے۔ غور کر کے بتائیں کہ ایسے موقعوں پر آپ کیا کریں گے؟

(1) راستے میں ایک زخمی پرندے پڑا ہے۔

(2) ایک مسافر کو بھوک لگی ہے۔

(3) ایک بڑھیا سڑک پار کرنے کے لیے کنارے پر کھڑی ہے۔

(4) آپ کے دوست کی کتاب گم ہو گئی ہے۔

خدمتِ خلق کے موضوع پر کوئی کہانی لکھیں۔

اپنے استاد کی نگرانی میں زخمی کو ابتدائی طبی امداد دینے کے طریقہء کار کو بتائیں۔

جب ہر چیز سونے کی بن گئی



یونان پر ایک بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ بادشاہ کو دولت سے بہت پیار تھا۔ سونے کا تو وہ دیوانہ تھا۔ اسے دن رات ایک ہی فکر تھی کہ زیادہ سے زیادہ سونا کیسے جمع کیا جائے؟ جب وہ صبح سویرے سورج کی سنہری کرنوں کو دیکھتا، تو اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی کہ کاش! یہ سنہری کرنیں جس چیز پر پڑیں اسے سونے کا بنادیں۔ سونے کی اینٹوں، برتنوں اور زیورات سے بھر بادشاہ کا خزانہ محل کے ایک تہ خانے میں تھا۔ اسے جب فرصت ملتی تہ خانے میں چلا جاتا۔ سونے کی اینٹوں کو دیکھ کر خوش ہوتا۔ سونے کے برتنوں کو اٹھا اٹھا کر دیکھتا۔

ایک دن بادشاہ تہ خانے میں بیٹھا سونے کی چیزیں دیکھ رہا تھا۔ اچانک کمرے میں روشنی پھیل گئی۔ بادشاہ چونک گیا۔ کمرہ ہر طرف سے بند تھا، روشنی وہاں کیسے آگئی، ابھی وہ یہ بات سوچ رہا تھا کہ اسے روشنی کے درمیاں میں ایک شخص نظر آیا۔ بادشاہ سمجھ گیا کہ بند کمرے میں آنے والا کوئی عام شخص نہیں ہو سکتا، ضرور یہ کوئی خاص آدمی ہے۔

بادشاہ کے کچھ بولنے سے پہلے ہی اس شخص نے کہا:

"بہت سونا جمع کر رکھا ہے آپ نے!"

بادشاہ نے کہا: "یہ تو بہت کم ہے۔ میری خواہش ہے کہ اس طرح کے کئی خزانے ہوں۔"

اجنبی حیران ہو کر بولا: اتنی دولت سے بھی تمہارا دل نہیں بھرا؟

بادشاہ نے کہا: "دولت سے بھی کسی کا دل بھرتا ہے، یہ تو جتنی بھی مل جائے، کم ہے۔"

اجنبی نے کہا: "تم چاہتے کیا ہو؟"

بادشاہ نے جواب دیا: "میں چاہتا ہوں کہ جس چیز کو ہاتھ لگاؤں وہ سونے کی بن جائے۔"

اجنبی نے کہا: "ٹھیک ہے کل صبح سورج کی پہلی کرن کے ساتھ ہی تم جس چیز کو ہاتھ لگاؤ گے وہ سونے کی بن جائے گی۔"

اس کے ساتھ ہی اجنبی نے بادشاہ سے کہا کہ ایک منٹ کے لیے آنکھیں بند کر لو۔ بادشاہ نے آنکھیں بند کر لیں۔ جب دوبارہ آنکھیں کھولیں تو کمرے میں وہ اکیلا تھا، اجنبی جا چکا تھا۔

دوسرے دن بادشاہ کی آنکھ صبح سویرے ہی کھل گئی۔ وہ بہت خوش تھا۔ جوں ہی سورج طلوع ہوا۔ سورج کی سنہری کرنیں اندر آئیں۔ بادشاہ حیران رہ گیا جس چیز کو ہاتھ لگاتا، وہ واقعی سونے کی بن جاتی۔ بستر کی چادر سونے کی بن گئی تھی۔ اس نے میز پر سے عینک اٹھا کر آنکھوں پر لگائی، اسے کچھ بھی نظر نہ آیا کیونکہ عینک ساری سونے کی بن گئی تھی۔

ناشتے کا وقت ہو گیا تھا۔ میز پر طرح طرح کے لذیذ کھانے موجود تھے۔ بادشاہ ابھی بیٹھا ہی تھا کہ اتنے میں ننھی شہزادی ہاتھ میں سنہری رنگ کا گلاب کا پھول لے آئی۔ اس نے روتے ہوئے کہا:

"ابا جان! میں باغ میں پھول توڑنے گئی تھی لیکن وہ تو سب پتھر کی طرح سخت ہو گئے ہیں۔"

بادشاہ نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا: "پیاری بیٹی! اس میں رونے کی کیا بات ہے؟ اب تو یہ سونے کے بن گئے ہیں پہلے سے زیادہ خوب صورت اور قیمتی ہو گئے ہیں۔ تم اطمینان سے ناشتہ کرو۔" یہ کہہ کر بادشاہ نے چائے دانی اٹھا کر پیالی میں چائے ڈالنے کی کوشش کی، لیکن چائے دانی سونے کی بن گئی۔ پیالی سونے کی اور پیالی میں چائے پگھلا ہوا سونا تھی۔ سونا کون پی سکتا ہے؟ اس نے روٹی، مکھن، انڈے اور مچھلی کھانے کی کوشش کی لیکن اس کا ہاتھ لگتے ہی ہر چیز سونے کی بن جاتی۔ اب وہ گھبرا گیا۔

سوچنے لگا: "جس چیز کو ہاتھ لگاتا ہوں وہ سونے کی بن جاتی ہے، میں کھاؤں پیوں کیسے؟ کھائے پیے بغیر زندہ کیسے رہوں گا؟"

شہزادی تھوڑے فاصلے پر بیٹھی ہنسی خوشی کھانے میں مصروف تھی۔ کھاتے کھاتے اس نے سر اٹھا کر دیکھا، تو اسے اندازہ ہوا کہ اس کا باپ کچھ پریشان سا ہے۔ وہ اس کے پاس آ کر بولی: "باباجان! خیر تو ہے، آپ پریشان نظر آرہے ہیں؟" بادشاہ نے پیار سے اس کی پیشانی کو چوما۔ اسے بالکل یاد نہ رہا کہ اس کے چھونے سے ہر چیز سونے کی بن جاتی ہے۔ شہزادی بھی سونے کی بن چکی تھی۔ اس کے کالے بال سنہرے ہو گئے تھے۔ جسم پتھر کی طرح سخت ہو گیا تھا۔ یہ دیکھ کر بادشاہ زار و قطار روتے ہوئے کہنے لگا: "اے اللہ! یہ میں نے کیا کیا؟ کاش! میری شہزادی دوبارہ زندہ ہو جائے۔" اچانک وہی کل والا اجنبی نمودار ہوا اور مسکرا کر کہنے لگا: "کہو۔۔۔ کیا حال ہے؟ اب تو خوش ہو، بہت سونا ہو جائے گا تمہارے پاس۔"

بادشاہ کہنے لگا: "میری بچی، میری شہزادی مجھ سے جدا ہو گئی۔ میں کچھ کھا نہیں سکتا، کچھ پی نہیں سکتا۔ ایسے سونے کو میں کیا کروں گا، مجھے سونا نہیں چاہیے۔"

اجنبی نے کہا: "اس کا مطلب ہے اب تمہیں حقیقت کا پتا چل گیا۔ بتاؤ، سونا ابجھا ہے یا پانی کا ایک گھونٹ؟"

بادشاہ نے جواب دیا: "پانی کا ایک گھونٹ۔"

اجنبی بولا: "سونا ابجھا ہے یا روٹی کا ایک نوالہ؟"

بادشاہ نے کہا: "روٹی ایک نوالہ! دنیا بھر کا سونا بھی روٹی کے ایک نوالے کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔"

اجنبی نے پوچھا: "سونا ابجھا ہے یا بیٹی؟"

بادشاہ چیخ کر بولا: "میری پیاری بیٹی، میری شہزادی! میں اپنا تمام خزانہ اس پر قربان کرنے کے لیے تیار ہوں۔"

اجنبی نے کہا: "ٹھیک ہے، اب تم اپنے باغ کے تالاب میں نہاؤ اور اس کا پانی تمام چیزوں پر چھڑکو جو تمہارے چھونے سے سونے کی بن گئی ہیں اور آئندہ سچے دل سے وعدہ کرو کہ کبھی اس طرح دولت کا لالچ نہیں کرو گے۔"

بادشاہ نے سچے دل سے توبہ کی اور دوڑتا ہوا نہر میں کود گیا۔ پھر اس نے پانی لا کر تمام چیزوں پر چھڑکا۔ ہر چیز اصلی حالت پر آ گئی۔ اس نے شہزادی پر پانی چھڑکا تو وہ ایک دفعہ پھر گوشت پوست کی لڑکی بن گئی۔ اس نے حیرت سے اپنے کپڑوں کو دیکھا اور بولی: "ارے میرے کپڑے کیسے بھیگ گئے؟ یہ تو خشک تھے۔"

بادشاہ نے اسے گلے لگایا اور اسے پوری بات بتائی۔ پھر باپ بیٹی دونوں نے مل کر ناشتہ کیا اور باغ میں جا کر پھلوں کی خوش بو سے لطف اٹھانے لگے۔

لغت

quyosh zarrin nurlari

سورج کی سنہری کرن

xazina

خزانہ

yerto‘la

تہ خانہ

cho‘chib tushmoq

چونکنا

qo‘l tekkizmoq

ہاتھ لگانا

quyosh chiqmoq

سورج طلوع ہونا

suyultirilgan oltin

پگھلا ہوا سونا

qo‘li tegib ketmoq

چھونا

paydo bo‘lmoq

نمودار ہونا

bir xo‘plam suv

پانی کا ایک گھونٹ

bir tishlam non

روٹی کا ایک نوالہ

hovuz

تالاب

sepmoq, sachratmoq

چھڑکنا

ivimoq, ho‘l bo‘lmoq

بھیننا

zavqlanmoq, rohatlanmoq

لطف اٹھانا

Matnni yozma tarjima qiling.

Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matn nima haqida ekan?
2. Matnni o‘qib notanish fe’llarni aniqlang. Shu fe’llarning sinonim variantlarini lug‘atdan toping.
3. Shu fe’llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
4. Lug‘atda berilgan so‘zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- انسان کو ضرورت سے زیادہ دولت کی خواہش نہیں کرنی چاہیے۔
- ہمیں قدرت کی تقسیم پر راضی ہونا چاہیے اور لالچ سے بچنا چاہیے۔

سبق کے مطابق درست جواب کے سامنے (✓) غلط بیان کے سامنے (x) کا نشان لگائیں۔

- (1) بادشاہ کا خزانہ محل کے ایک کونے میں تھا۔
- (2) بادشاہ نے اجنبی سے کہا کہ میری خواہش ہے اس طرح کے کئی خزانہ ہوں۔
- (3) سورج کی پہلی کرن تہ خانے میں آتے ہی ہر چیز سونے کی بن گئی۔
- (4) بادشاہ نے شہزادی کا ماتھا چوما تو وہ بھی سونے کی بن گئی۔
- (5) اجنبی نے کہا: "دنیا بھر کا سونا بھی روٹی کے ایک نوالے کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔"

دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

- (1) بادشاہ کو کس چیز کا لالچ تھا؟
- (2) پہلی دفعہ اجنبی بادشاہ سے کس جگہ ملا؟
- (3) اجنبی نے بادشاہ کو کیا مشورہ دیا؟
- (4) خواہش پوری ہونے پر بادشاہ کس مشکل سے دوچار ہوا؟

(5) اجنبی نے اس مشکل سے نکلنے کا کیا طریقہ بتایا؟

(6) اس کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

درج ذیل محاوروں کی مدد سے جملے مکمل کریں۔ پھر ہر محورے سے مزید ایک ایک جملہ بنائیں۔

تاک میں رہنا چہل چہل ہونا جان پر کھیلنا رفو چکر ہونا

- جمیل پر نظر رکھو، وہ ہر وقت کسی نہ کسی کی _____ رہتا ہے۔
- رضا کار نے _____ کر لوگوں کی جان بچائی۔
- چور میری موٹر سائیکل لے کر _____ ہو گیا۔
- میلے میں خوب _____ تھی۔

اے وطن! تو سلامت رہے



میری پیاری ڈائری! آج میں بہت خوش ہوں۔ سارہ باجی نے آج بچوں کو پاکستان کے مختلف علاقوں اور ان میں بسنے والوں کے رہن سہن کے بارے میں ایک دل چسپ اور معلوماتی دستاویزی فلم دکھائی۔ کیا شان دار فلم تھی! یوں لگا کہ ہم اسلام آباد میں بیٹھے بیٹھے ان علاقوں کی سیر کر رہے ہیں۔ سب سے پہلے ایک عمارت کا خوب صورت منظر دکھایا گیا۔ اس عمارت پر پاکستان کا پرچم لہرا رہا تھا۔ یہ ایسی عمارت تھی جسے پاکستانی پہلی ہی نظر میں پہچان لیتے ہیں۔ جی ہاں! یہ بلوچستان کی مشہور تاریخی عمارت قائد اعظم ریزیڈنسی کا منظر تھا۔ یوں فلم کا آغاز صوبہ بلوچستان سے

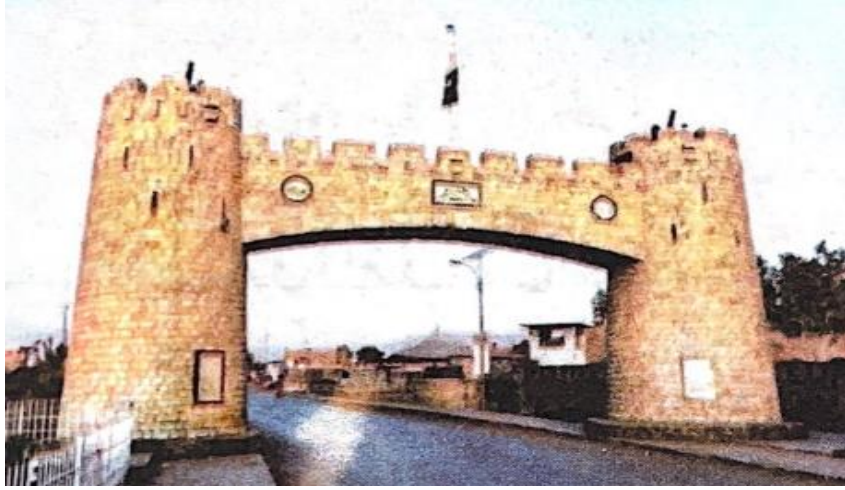
ہوا۔



بلوچستان رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔ کوئٹہ، خضدار، ژوب اور گوادر اس کے مشہور شہر ہیں۔ کوئٹہ صوبے کا صدر مقام بھی ہے۔ اسے پھلوں کی وادی کہتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کا پہنا دشوار میں ہے مردوں کی تھی شلوار و کیر دار ہوتی ہے جبکہ عورتوں کے کپڑے، شیشوں اور خوب صورت کڑھائی سے مزین ہوتے ہیں۔ نجی یہاں کا مشہور اور ہر دل عزیز کھانا ہے۔ یہاں کی خوب صورت ”ہنہ جھیل کو دیکھنے ہر سال بہت سے سیاح آتے ہیں۔ اس کے شہر ”زیارت میں قائد اعظم نے اپنی زندگی کے آخری آیام گزارے۔ صوبہ بلوچستان کی سر زمین قدرتی وسائل سے مالا مال ہے۔



اسکرین پر اب ساحل سمندر کا مشہور مقام کلفٹن دکھائی دیا۔ اب صوبہ سندھ کے بارے میں معلومات دی جا رہی تھیں۔ کراچی، سکھر، لاڑکانہ اور حیدر آباد صوبہ سندھ کے مشہور شہر ہیں۔ کراچی اس صوبے کا صدر مقام بھی ہے۔ آبادی کے لحاظ سے یہ پاکستان کا سب سے گنجان آباد شہر ہے۔ کراچی کو "عروس البلاد اور روشنیوں کا شہر بھی کہتے ہیں۔ رتی، اجرک اور ٹوی کے بنے ہوئے کپڑے صوبہ سندھ کی منفرد شناخت ہیں۔ کراچی کی بریانی اور حیدر آباد کی پلہ مچھلی یہاں کے لذیذ پکوان ہیں۔ وادی سندھ کی قدیم تہذیب کے آثار بھی اس صوبے میں مونس جوڈرو کے مقام پر پائے جاتے ہیں۔



سندھ کے مناظر ختم ہوئے، تو اسکرین پر پتھروں سے بنا ہوا بہت بڑا دروازہ نمودار ہوا۔ اس پر لکھا تھا: باب خیر۔ یہ دروازہ صوبہ خیر پختونخوا میں واقع ہے۔ صوبہ خیر پختونخوا کے مشہور شہر پشاور، مردان، ایبٹ آباد، کوہاٹ اور مانسہرہ ہیں۔ پشاور شہر یہاں کا مرکزی مقام ہے۔ اسے پھولوں کا شہر بھی کہتے ہیں۔ یہاں کا قصہ خوانی بازار تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ پرانے وقتوں میں لوگ یہاں قصے کہانیاں سنایا کرتے تھے۔ اس لیے اس بازار کا نام قصہ خوانی بازار مشہور ہو گیا۔ خیر پختونخوا کے مردروایتی تمیص شلوار جب کہ خواتین کڑھائی والی لمبی تمیص شلوار یا پھر فراق پہنتی ہیں۔ یہاں کے چمپی کباب "اپنے منفرد ذائقے کی وجہ سے پسند کیے جاتے ہیں۔ وادی کاغان میں موجود جھیل سیف الملوک کو دیکھنے ہر سال ملکی اور غیر ملکی سیاح جوق در جوق اس صوبے کا رخ کرتے ہیں۔



اسکرین پر مینار پاکستان دکھائی دیا تو دل سے آواز آئی: ”اے وطن تو سلامت رہے اور ہونٹوں سے بے اختیار نکلا: ”سوہنی دھرتی اللہ رکھے قدم قدم آباد تجھے۔ ہم سب بچوں نے جوش سے اپنے وطن کے لیے تالیاں بجائیں۔ ہم اب صوبہ پنجاب کے حسین مناظر دیکھ رہے تھے۔ اس صوبے کے مشہور شہروں میں لاہور، سیالکوٹ، فیصل آباد، گجرات، ملتان اور راول پنڈی شامل ہیں۔ لاہور صوبے کا مرکزی شہر ہے۔ اسے کالجوں اور باغوں کا شہر بھی کہتے ہیں۔ اس شہر میں بہت کی تاریخی عمارات واقع ہیں، جن میں بادشاہی مسجد، شاہی قلعہ، ہرن مینار، شالامار باغ وغیرہ بہت مشہور ہیں۔ صوبہ پنجاب کی مشہور سیاحتی وادی، وادی مری ہے۔ شہروں میں لوگ شلوار قمیص پہنتے ہیں، جب کہ دیہات میں زیادہ تر لوگ لنگی، لاچہ اور دھوتی پہننا پسند کرتے ہیں۔ مکئی کی روٹی بہتی، ساگ اور مکھن یہاں کے روایتی کھانے ہیں۔



اب اسکرین پر مظفر آباد کا دل کش منظر تھا۔ مظفر آباد آزاد جموں کشمیر کا صدر مقام ہے۔ آزاد کشمیر کے مشہور شہر مظفر آباد، بھمبر، راولا کوٹ، میرپور، باغ اور کوٹلی ہیں۔ نیلم، شاردہ، اٹھ مقام، کیرن اور چھوٹا گلہ جھیل کے سیاحتی مقامات اپنی مثال آپ ہیں کشمیر کو اپنی بے پناہ خوب صورتی اور دل کش نظاروں کی وجہ سے جنت نظیر“ بھی کہتے ہیں۔ تافٹان اور گشتا بہ یہاں کے روایتی کھانے ہیں۔ محمد کشمیری کڑھائی والے چنے (پھیرن) اور کشمیری شالیں یہاں کے مشہور پہناوے ہیں۔



فلم کے آخری حصے میں ہم نے ایک حیران کن منظر دیکھا۔ یہاں کچھ لوگ گھوڑوں پر سوار ہو کر ہاکی کی طرز کا کوئی کھیل کھیل رہے تھے۔ پتا چلا کہ اس کھیل کو پولو" کہتے ہیں۔ گلگت بلتستان کا صدر مقام گلگت ہے اور پولو گلگت بلتستان کا مشہور کھیل ہے، جو کہ چترال اور گلگت کی سرحد پر واقع دنیا کے سب سے بلند پولو گراؤنڈ شندور میں کھیلا جاتا ہے۔ یہاں ہر سال ایک میلا لگتا ہے۔ جسے شندور میلا کہتے ہیں۔ اس میلے میں پولو سمیت دیگر علاقائی کھیلوں کے مظاہرے بھی ہوتے ہیں۔ گلگت بلتستان کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار قدرتی وسائل سے نوازا ہے۔ یہاں کے مشہور شہروں میں چلاس، گلگت، اسکردو، ہنزہ، گابگوچ، استور اور جگلوٹ ہیں۔ اس کے علاوہ قدرت نظارے اور خوب صورت پہاڑی سلسلے بھی یہاں موجود ہیں، جن میں درہ بابوسر، فیری میڈوز، استور، دیوسائی، کچورہ، ہنزہ، پھنڈر نلتر اور شگر بہت مشہور سیاحتی علاقے ہیں جہاں ہر سال لاکھوں سیاح خوب صورت مناظر سے لطف اندوز ہونے کے لیے گلگت بلتستان کا رخ کرتے ہیں۔ پیاری ڈاڑی! مجھے آج اپنے وطن کے بارے میں اتنی اہم اور دل چسپ معلومات جان کر بہت اچھا لگا۔

لغت

yashash tarzi	رهن سھن
hujjatli film	دستاویزی فلم
hilpiramoq	لھرانا
boshlanishi, ibtido	آغاز
yer maydoni	رقبہ
kashta	کڑھائی
bezanmoq	مزین ہونا
tabiiy boyliklar	قدرتی وسائل
zich	گنجان
taom	پکوان
qizlarning ko‘ylagi	فراک

Matnni yozma tarjima qiling.

Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matn nima haqida ekan?
2. Matnni o‘qib notanish fe’llarni aniqlang. Shu fe’llarning sinonim variantlarini lug‘atdan toping.
3. Shu fe’llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
4. Lug‘atda berilgan so‘zlar ishtirokida gaplar tuzing.

- پاکستان میں رنگارنگ مناظر، تفریحی اور تاریخی مقامات پائے جاتے ہیں۔ پاکستان کے مختلف علاقوں کے لوگوں کا رہن سہن، ان کے پکوان اور لباس مختلف ہیں۔
- پاکستان کے لوگ مل جل کر رہتے ہیں اور وطن سے محبت کرتے ہیں۔

دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

- (1) پھلوں کی وادی کس شہر کو کہتے ہیں؟
- (2) قصہ خوانی بازار کی وجہ شہرت کیا ہے؟
- (3) رتی، جوک، چنے لنگی، دھوتی کہاں کے لباس ہیں؟
- (4) قصہ خوانی بازار کہاں واقع ہے اور اس کی وجہ شہرت کیا ہے؟
- (5) لاہور کی تاریخی عمارات میں سے کوئی سی تین کے نام لکھیں۔
- (6) رقبہ کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ اور آبادی کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا شہر کون سا ہے؟

- (7) گلگت بلتستان کی سب سے خاص بات کیا ہے؟
 - (8) کشمیر کے روایتی کھانے اور مشہور پہناوے کون سے ہیں؟
 - (9) پاکستان میں رہنے والے لوگوں میں کون سی باتیں مشترک ہیں؟ کوئی سی تین بتائیں۔
- سبق کے مطابق درست جواب کے سامنے (✓) غلط بیان کے سامنے (x) کا نشان لگائیں۔

- (1) صوبہ بلوچستان کا صدر مقام کوئٹہ ہے۔
- (2) صوبہ پنجاب کا صدر مقام ملتان ہے۔
- (3) صوبہ خیبر پختونخواہ کا صدر مقام پشاور ہے۔
- (4) صوبہ سندھ کا صدر مقام کراچی ہے۔

- (5) آزاد کشمیر کا صدر مقام چنار ہے۔
- (6) گلگت بلتستان کا صدر مقام گلگت ہے۔

لغت

his-tuyg‘u	جذبہ
birdamlık	اتحاد
xonaqoh	خانقاہ
unmoq-o‘smoq	پروان چڑھنا
ko‘pchilik	کثرت
birlik	وحدت
tarqoqlik	انیتا
hamjihatlik	ایکتا
ne‘mat	نعمت
yalang oyoq	ننگے پاؤں
qul	غلام
titrash, qaltirash	کپکپی
Imkon, chora	تدبیر
qayiq	کشتی
donishmand	دانا
uloqtirib yubormoq	پھینک دینا
sho‘ng‘imoq	غوطہ کھانا
cho‘kmoq	ڈوبنا
boshdan kechirmoq	جھیلا

o'ziga bino qo'yimoq, kibrlanmoq

bu yerda: qayiqchi

kuchli shamol zarbidan

bo'y-bast

aql-idrok, zukkolik

fahmlamoq

aldab shilib ketmoq

otxona

ranjimoq, xafa bo'lmoq

oshkor qilmaslik

qonga belangan

da'vat etmoq

xabar bermoq

jazolamoq

ko'rpa

qul

qaltiramoq

tinchlantirmoq

sabr kosasi to'lmoq

osib qo'yimoq

tatib ko'rmoq

arpa non

گھمنڈ ہونا

ملاح

تیز ہوا کے جھکڑ سے

ڈیل ڈول

ذہانت

تاڑنا

ٹھگنا

اصطبل

رنجیدہ ہونا

ڈھکا چھپا رہنا

خون میں لتھڑا ہوا

لکارنا

دینا اطلاع

دینا سزا

کمبل

غلام

کانپنا

اطمینان دلانا

ہونا مکدر

لٹکانا

چکھنا

جو کی روٹی

his-tuyg‘u	احساس
bosh tomon	سربانا
namoz o‘qimoq	نماز ادا کرنا
el-ulus, omma, xalq	رعایا
yordam bermoq	ساتھ دینا
urug‘ ekmoq	بیج بونا
notinch	بے چین
yaxshilik	بھلائی
qo‘rqib ketmoq	گھبرانا
qiynamoq, azob bermoq	ستانا
<i>bu yerda</i> : davom etmoq	گرم رہنا
asqotmoq, foydasi tegmoq	کام آنا
kirim-chiqim, pul topish	آمدنی
och yurmoq	فاقہ کرنا
ishi yurishmoq	بن آنا
birovning ustidan kulmoq	اڑانا ہنسی
ayblamoq	دینا طعنہ
yoqchilik	بے سروسامانی
xizmat	ملازمت
soliq	ٹیکس
qaltiramoq	کانپنا
adashmoq	بھٹکنا
qaroqchi	ڈاکو

qorovul	چو کیدار
g'iybatchi	چغل خور
politsiya uchastkasining boshlig'i	کو تو ال
es-hushini yo'qotgan	بدحواس
aljiramoq	کرنا بکواس
qutqarmoq	چھڑانا
g'avvos, sho'ng'uvchi	غوطہ لگانے والا
tavsiya qilmoq	سفارش کرنا
tayinlamoq	کرنا تقرر
karvon	قافلہ
ayblamoq	الزام لگانا
kishan	بیڑیاں
qo'l kishani	ہتھکڑیاں
dengiz to'lqini	سمندر کی لہر
yarasiga tuz sepmoq	زخموں پر نمک چھڑکنا
nayza	ڈنک
arab davlatidagi pul birligi, dirham	درہم
taqsimlamoq	بانٹنا
bo'lak	ٹکڑا
bu yerda: to'g'ri, adolatli taqsimlamoq	کرنا صحیح انصاف
saroy mulozimlari	مصاحب
kiyik	ہرن
bo'ron	آندھی

qayergadir	نہ جانے کہاں
yo‘q bo‘lib qolmoq	جانا کھو
chanqamoq	پیاں لگنا
cho‘pon	چرواہا
podshoh tomonidan mukofotga beriladigan yer	جاگیر
xayol og‘ushida bo‘lmoq	خیال میں مگن ہونا
mudramoq	اونگھنا
ziyon ko‘rmoq	لٹنا
piqillab yig‘lamoq	سسکنا
ko‘zlari chaqnab ketmoq	آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جانا
ip, kalava	دھاگا
tugun	چونگا
birlashtirmoq	جوڑنا
quti, yashik	ڈبا
ixtiro	ایجاد
ustun	کھمبا
savatcha	کھانچا
bu yerda: xabar	پیغام
buyurtma qilmoq	کرانا بکنگ
tejalmoq	ہونا بچت
tavsiya qilmoq	ہدایت دینا
elektromagnit to‘lqinlarining to‘qnashuvi	برق مقناطیسی لہروں کا ٹکراؤ
shovqin-suron	صوتی آلودگی

baxtiyor bo‘lmoq	هونا مگن
musiqa sadosi ostida	موسیقی کی دھن پر
raqsga tushmoq	تھرکنا
chalg‘imoq	بھلکنا
suvga tushgan mushukdek bo‘lmoq	بھگی پللی بننا
dakki bermoq, urushmoq	ڈانٹنا
haykaldek qotib qolmoq	بت بننا
atrof-muhit	ماحول
signal	ہارن
kapalak	تتلی
zavqli raqs	سہانانچ
yaqinlashmoq	رخ کرنا
shira, sharbat	رس
bu yerda: baxramand bo‘lmoq	چوسنا
qovog‘ari	بھونرا
g‘uncha	کلی
to‘da, guruh	جھر مٹ
qizg‘ish rangli	ارغوانی
shovqin-suron	گہما گہمی
hovuz	حوض
to‘xtamoq, tinmoq	تھمنا
sir	راز
siqmoq	سکیڑنا

yoqut	لعل
kosacha	کٹوری
qo'nmoq	ٹکنا
vabo	وبا
qurshovida	لپیٹ میں
zig'ircha ham bo'sh joy bo'lmaslik	تل دھرنے کی جگہ نہ رہنا
kimsasiz, jimjit	سنسان
niqob	ماسک
pul miqdori	رقم
tashkilot	تنظیم
turli tabiiy ofat	ہر قسم کی قدرتی آفات
quyosh nurlari	سورج کی سنہری کرن
xazina	خزانہ
yerto'la	تہ خانہ
cho'chib tushmoq	چونکنا
qo'l tekkizmoq	ہاتھ لگانا
quyosh chiqmoq	سورج طلوع ہونا
suyultirilgan oltin	پگھلا ہوا سونا
qo'li tegib ketmoq	چھونا
paydo bo'lmoq	نمودار ہونا
bir xo'plam suv	پانی کا ایک گھونٹ
bir bo'lak non	روٹی کا ایک نوالہ
hovuz	تالاب

sepmoq	چھڑکنا
ivimoq, ho‘l bo‘lmoq	بھیگنا
zavqlanmoq, rohatlanmoq	لطف اٹھانا
yashash tarzi	رہن سہن
hujjatli film	دستاویزی فلم
hilpiramoq	لہرانا
boshlanishi, intiho	آغاز
yer maydoni	رقبہ
kashta	کڑھائی
bezatilgan bo‘lmoq	ہونا مزین
tabiiy boyliklar	قدرتی وسائل
zich	گنجان
taom	پکوان
kichik qizlarning ko‘ylagi	فراک

MUNDARIJA

SO‘Z BOSHI	3
ہماری تہذیب	5
پاؤں یا جوتا	9
بد شکل شہزادے کی سمجھ داری	14
آرام کی قدر مصیبت کے بعد ہوتی ہے	18
سب انسان ایک دوسرے کے بھائی ہیں	19
ظالم کے لیے فقیر کی دعا	23
ظالم کا سوجانا جاگنے سے بہتر ہے	24
اونٹ اور لومڑی	26
حضرت علی کا انصاف	34
بکری نے دو گاؤں کھا لیے	39
صوتی آلودگی	48
تتلی اور گلاب	53
آتے ہیں جو کام دوسروں کا	58
جب ہر چیز سونے کی بن گئی	63
اے وطن! تو سلامت رہے	69
QAYDLAR UCHUN	86

QAYDLAR UCHUN

ZAKIROVA UMIDA ISMATOVNA

**TDSHU, Urdu tili, adabiyoti, Pokiston tarixi va madaniyati kafedrası
o'qituvchisi**

URDU TILINI O'RGANISH BO'YICHA YO'RIQNOMA

O'quv-uslubiy qo'llanma

Mas'ul muharrir:

Muhibova U.U.

filologiya fanlari doktori, professor

Taqrizchilar:

Abdurahmonova M.H.

filologiya fanlari nomzodi, prof.

Nurmarov S.S.

filologiya fanlari nomzodi, dots.

Texnik muharrir:

Sayfullayeva Nodiraxon

Toshkent davlat sharqshunoslik universitetining O'quv-uslubiy kengashi
nashrga tavsiya etgan (2023 yil 18-fevralda bo'lib o'tgan 7-sonli majlis
bayonnomasi).

Bosishga ruxsat etildi:

Bichimi 60x84 1/16 Shartli 5,25 b.t.

50 nusxada bosildi. Buyurtma №

Toshkent davlat sharqshunoslik universitetining kichik bosmaxonasi.

Toshkent, Amir Temur ko'chasi, 20

©Toshkent davlat sharqshunoslik universiteti, 2023